سجدے میں مسیحی

The Kneeling Christian

پہلا باب۔خدا کی بڑی خواہش

''خدا نے تعجب کیا۔'' یہ بہت حیران کن اور بے باک سی سوچ لگتی ہے۔لیکن یہ بات خصوصی طور پر ہر ایماندار مسیحی مرد،عورت اور بچے کی توجہ راغب کرنے کے لیے انتہائی دلیرانہ سوچ ہے کہ ''خدا نے تعجب کیا'' اس بات پر غور سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ خدا کا تعجب کرنا ہمیں کتنا حیران کرسکتا ہے۔لیکن ہم اسے معمولی سی بات سمجھتے ہیں۔مگر جب ہم اس معاملے پر خصوصی توجہ دینے کے لیے تیار ہوں گے تو پھر ہم جان پائیں گے کہ ہر مسیحی ایماندار کے لیے خداوند یسوع مسیح پر کیسے اور کیوں ایمان رکھنا ضروری ہے۔ہماری روحانی ترقی اور بھلائی کے لیے یہ کتنا ضروری بلکہ شدید اہمیت کا حامل ہے۔

خدا"نے دیکھا اور تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنے والا نہیں۔" (یسعیاہ16:59) کوئی مداخلت کرنے والا نہیں۔مگر یہ تو خداوند یسوع کے فضل اور سچائی سے معمور ہوکر آنے سے پہلے اور روح القدوس کے فضل اور قدرت سے ایمانداروں پر اترنے سے بہت پہلے کی بات ہے۔کیونکہ اس نے آکر ہماری کمزرویوں میں مددگار بننا تھا اور ہمارے لیے شفاعت کرنا تھی۔ "کیونکہ اس نے ہمارے اندر رہ کر شفاعت کرنا تھی۔" (رومیوں26:8) اور ہمارے منجی اور خداوند کے دعا کے متعلق عظیم وعدوں کے متعلق بتانے سے پہلے لوگوں کی نظر اپنے گناہوں کے لیے قربانیاں چڑھانا دوسروں کے گناہوں کی معافی کے لیے شفاعت کرنے سے زیادہ اہمیت کا حامل تھا لیکن اب ہم جانتے ہیں کہ شفاعت کرنا قربانی چڑھانے سے بہتر ہے۔

ہم آج کی بات کریں تو بہت سے مسیحی دعا پر تو بہت یقین رکھتے ہیں مگر ایسے مسیحی کتنے ہیں جو واقعی جانتے ہیں کہ دعا قوت سے بھرپور ہے اور دعا کا موثر جواب واقع ملتا ہے؟ آپ حیران ہوں گے کہ خدا نے دعا کے وسیلے کیسے حیران کن اور معجزانہ کام کیے ہیں اور آج بھی دعا کو موثر سمجھنے والوں کے لیے خدا معجزانہ کام ہی کر رہا ہے۔اب اس سے پیشتر کہ ہم آگے بڑھیں میری آپ سے درخواست ہے ان ابواب کو جلد بازی سے مت پڑھیں بلکہ تحمل اور آرام سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیئے کیونکہ یہ سب پڑھنے والے پر منحصر ہے کہ ان ابواب سے کس طرح اور کس حد تک فائدہ اٹھائے گا۔لیکن یہ جاننا

ضروری ہے کہ مسیحی زندگی کا زیادہ دارومدار دعا پر ہے۔ بہت سے مسیحی شکست خوردہ کیوں ہیں؟ کیونکہ کہ وہ دعا بہت کم مانگتے ہیں بہت سے کلیسیائی خادمین کیوں بے حوصلہ یا دل برداشتہ ہوجاتے ہیں؟ کیونکہ وہ دعا بہت کم مانگتے ہیں۔اب زیادہ تر مبشرین اور خادمین کو' تاریکی کے قبضے سے چھڑائے گئے' لوگ کم کیوں ملتے ہیں؟ کیوں کہ وہ دعا بہت کم مانگتے ہیں ہماری کلیسیائیں خدا کے کام کے لیے جذبے کی آگ سے جل کیوں نہیں رہیں؟ کیوں کہ وہ دعا بہت کم مانگتے ہیں۔خداوند یسوع آج بھی ویسے ہی قدرت اور زور رکھتا ہے جیسے شروع سے رکھتا ہے۔ ہم اس بات کا یقین کرلیں ہماری تمام ناکامی کا سب سے بڑا راز حقیقی دعا میں ناکامی ہے۔ کیونکہ خداوند کا ہاتھ چھوٹا نہیں ہوگیا کہ بچا نہ سکے۔مگر وہ اس کے لیے ہاتھ بڑھائے گا جو دعا مانگتے ہیں۔اگر خدا یسعیاہ کے زمانے میں ''حیران'' ہوسکتا ہے تو ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ خداوند اپنی بشری زندگی میں بھی ''حیران'' ہوا۔وہ بہت سے لوگوں کے ایمان نہ لانے پر ''حیران'' ہوتا تھا۔وہ لوگوں کے رویے سے ''حیران'' ہوا جو اسے اپنے شہروں میں بڑے کام کرنے سے روکتے تھے (مرقس 6:6)۔ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ جو لوگ ایمان نہ لانے کے گناہ کے مرتکب ہوئے ان کو ہی خداوند میں کوئی حسن و جمال یعنی خوبیاں نظر نہیں آتی تھیں تاکہ وہ اس کے طالب ہوں اور یوں اپنے دل میں اور الفاظ اور کاموں سے اس کی تحقیر کرتے تھے اور اس کی قدر نہیں جانتے تھے۔کہیں خداوند آج بھی ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے ''حیران'' تو نہیں ہورہا؟ وہ تلاش کررہا ہے کہ کون ہے جو اپنے آپ کو آمادہ کرے کہ خداوند سے لپٹا رہے اور اس سے حقیقی محبت کرتا رہے؟ (یسعیاہ 7:64)۔

دعا نہ مانگنے والے مسیحی سے بڑھ کر حیران کن کوئی چیز نہیں؟ آج سب جانتے ہیں کہ عجیب واقعات کے ایام ہیں یعنی دن برے ہیں بلکے آسان الفاظ میں یہ کہا جائے واضح طور پر یہ ''آخری ایام'' ہیں۔جن میں خدا نے وعدہ کیا کہ وہ اپنی روح۔۔۔۔مناجات کی روح کو ہر فرد بشر پر انڈیلے گا۔(یوایل 28:2)۔پھر بھی بہت کم مسیحی ایسے ہیں جو ''مناجات'' کے معنی سے حقیقی طور پر واقف ہیں۔اسی وجہ سے ہماری زیادہ تر کلیسیاؤں میں دعائیہ میٹنگ کا فقدان ہے اور کچھ جگہوں پر تو ایسی میٹنگ کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ حالانکہ دعا تو آپ کی عبادت اور پرستش کا اہم حصہ ہے۔عمومی دعا تو ہر جگہ

مانگی جاتی ہے یا پرانے طرز کی ہفتہ وار دعائیہ میٹنگ کا انعقاد بھی کئی جگہوں پر کیا جاتا ہے۔ مگر ان کلیسیاؤں کا کیا جو ہفتہ وار ایسی دعائیہ میٹنگ سے بھی کنارہ کشی اختیار کر چکے ہیں۔ چارلس ایچ سپرجن بڑی خوشی سے کہتا ہے کہ وہ ہر پیر کی رات دعائیہ میٹنگ رکھتے تھے جس میں شاید ہی ہزار یا بارہ سو افراد سے کم لوگ شامل ہوئے ہوں۔

میرے عزیزو! کیا ہم نے دعا کی قوت پر یقین کرنا چھوڑ دیا ہے؟ اگر آپ نے ہفتہ وار دعائیہ میٹنگ کو آج روک دیا تو سوچیے کہ کلیسیاء کے بہت سے ممبران دوبارہ اس کے قریب بھی نہیں آئیں گے۔ اور کچھ تو کبھی بھی اس میں شامل ہونے کا نہیں سوچیں گے۔ ایسا کیوں ہوگا؟ یہ کس کی غلطی ہوگی؟

کیا صرف دعائیہ میٹنگ ہے؟ ہم بہت بار یہ جملہ سنتے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھنے والوں میں سے کتنے ہیں جو واقعی دعائیہ میٹنگ میں شامل ہونا پسند کرتے ہیں؟ کچھ لوگوں کے لیے یہ صرف ایک نوکری کی مانند ہوتی ہے۔ اس لیے ہماری کلیسیائیں کمزور اور غمزدہ ہیں۔ تنقید کرنا ہرگز ہمارا مقصد نہیں اور نہ ہی الزام لگانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ کوئی بھی ایسا کر سکتا ہے۔ ہماری دلی تمنا یہ ہے کہ مسیحیوں کو ابھاریں کہ وہ خدا کو مضبوطی سے تھام لیں اس لیے ہم آپ کی حوصلہ افزائی کرنا، دلی طور پر ابھارنا اور آپ کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تا کہ آپ خدا کے ساتھ مضبوطی سے قائم ہو جائیں۔

ایسا اسی وقت ہوتا ہے جب مسیحی سجدے میں ہوتا ہے۔ اور ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ایسا وقت آنے والا ہے جب ایک واضح للکار کلیسیاء کو دی جائے گی کہ دعا مانگو کیوں کہ دن برے ہیں۔ اس لیے دعا کے بارے سوال کا سامنا کرنے کی ضرورت ہے اور اگر کوئی یہ سوال کرتا ہے کہ دعا مانگنا تو ہر مذہب کا حصہ ہے تو یہ عجیب سی بات نہیں لیکن مسیحی تو جانتے ہیں کہ ان کی دعائیں تو واقعی سنی جاتی ہیں، تاریخ گواہ ہے۔ کیا دعا اس ہاتھ کو حرکت میں نہیں لے آتی جو دنیا کا نظام چلا رہا ہے؟ کیا دعا کے بارے میں خدا کا حکم میرے لیے بھی ہے؟ کیا دعا کے متعلق وعدے آج بھی کارآمد ہیں؟ ہم سب باتوں میں ''بالکل''، ''بالکل'' تو کہہ رہے ہیں۔ جی ہاں بالکل یہ آج بھی کارآمد اور ہمارے لیے ہیں۔ ان میں ناں کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیا خداوند نے کبھی کوئی بے معنی یا بے کار بات یا حکم ہمیں دیا ہے؟ یا ہم واقعی ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا خداوند کبھی ایسے وعدے نہیں کرتا جن کو پورا

نہیں کرسکتا یا پورا کرنا نہیں چاہتا؟ ہمارے منجی نے ہمیں تین خاص حکم دیے جن کو پورا کرنا ضروری ہے:

تم دُعا مانگو۔۔۔۔یہ کرو۔۔۔۔تم جا کر!

کیا آپ یہ سب حکم مان رہے ہیں؟ ہمارے پاسبان حضرات زیادہ تر ''یہ کرو'' اور ''وہ کرو'' پر بے انتہا زور دیتے رہتے ہیں مگر شاید ''تم دُعا'' مانگو اور ''تم جا کر'' قوموں کو شاگرد بناؤ والے احکامات کو بھلائے بیٹھے ہیں ۔کیونکہ یہ تینوں احکام ہمارے خداوند نے دیے ہیں اس لیے سب کو یکساں ماننا ہمارا فرض کلی ہے۔ کیوں کہ آپ بآسانی دیکھ سکتے اور تجربہ کرسکتے ہیں تمام ایسے مسیحی جو کامیابی حاصل کرنے کی کوشش میں اپنی روحانی زندگی میں ناکامی کا سامنا کیوں کرتے ہیں؟ اس کی بنیادی وجہ کم دعا یا غیر موثر دعا ہے۔ جب تک ہم درست دعا نہیں مانگیں گے تب تک ہم درست زندگی نہیں گزار سکتے درست خدمت نہیں کرسکتے۔ شاید یہ بات ہمیں تھوڑی حیران کن لگے مگر جب کلام خدا کی روشنی میں آپ اس پر غور کریں گے تو آپ زیادہ سے زیادہ اس بات سے متفق ہوتے چلے جائیں گے۔ جب آپ اس مضمون پر توجہ دینے لگے ہیں تو کیوں نہ ہم خداوند کے چند وعدوں پر غور کریں جو آپ نے بارہا سن رکھے ہوں گے مگر ابھی ہم ان پر دوبارہ غور کرتے ہیں کہ ان کے اثرات کیا مرتب ہوتے ہیں؟

کچھ بیس برس قبل، میں علم الٰہیات کے کالج میں تعلیم حاصل کررہا تھا کہ ایک صبح، کافی سویرے ہی میرا ایک کلاس فیلو دروازے کو زوردار آواز سے دھکیلتے ہوئے میرے کمرے میں داخل ہوا اس کے ہاتھ میں کھلی ہوئی بائبل مقدس تھی اس کے چہرے پر بڑی خوشی اور حیرانگی کے ملے جلے تاثرات تھے۔ وہ خداوند میں نیا نیا تبدیل ہوا تھا وہ یہاں آنے سے پہلے اپنے کالج میں کافی مشہور، کھیل کود میں حصہ لینے والا اور ذہین شخص تھا تب مسیح خداوند نے اسے اپنی خدمت میں بلایا اور وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خداوند کے پیچھے چل پڑا۔ بائبل مقدس اس کے لیے ایک نئی کتاب تھی اور وہ مسلسل اس کو پڑھتا رہتا اور نئی دریافتیں کرتا رہتا تھا۔ اس یادگار دن وہ میرے پاس بھی کچھ ایسی ہی دریافت لے کر آیا تھا۔ اس نے میرے پاس آکر بلند آواز سے کیا کہا تم اس بات کو مانتے ہو؟ مقدس کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ اس نے پھر بلند آواز سے متی 21:22-21 میرے لیے پڑھا،

''اگر تم ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو جو کچھ دعا میں ایمان رکھتے ہوئے مانگو گے تو یقین کرو وہ تم کو مل جائے گا۔''

اس نے یہ پڑھ کر پھر مجھ سے پوچھا کیا یہ بات سچ ہے؟ میں نے جواباً کہا کہ بالکل سچ ہے۔ اس نے کہا کیا تم اس پر یقین رکھتے ہو؟ میں نے کہا میں یقین رکھتا ہوں۔ اس نے کہا تو پھر اس کا مطلب ہے ہمیں دعا زیادہ مانگنے کی ضرورت ہے اور ہم بہت تھوڑی دعا مانگ رہے ہیں کہنے لگا، بلکہ ہمارے لیے تو وعدہ ہی لامحدود قسم کا ہے، میں اس سے واقف نہیں تھا۔ اس لیے ہمیں جب بھی دعا مانگنا ہے اس وعدے کو سامنے رکھ کر دعا مانگنا ہے۔ وہ جاتے ہوئے مجھے سوچنے پر مجبور کر گیا کہ دعا کو خدا کے نکتہءنظر سے دیکھنا ہوگا۔ میں نے ان آیات کے بارے میں کبھی ایسے نہیں سوچا تھا۔ آج وہ لڑکا برطانیہ کا بہت زبردست مشنری ہے۔ میں نے اپنے منجی اور اس کی قدرت اور محبت کا انوکھا پہلو اس سے کیا گیا تھا اور اس کا دارومدار صرف دو چیزوں پر رکھ دیا گیا تھا یعنی ایمان اور دعا۔ میں اس نوجوان کی بات سے ہل کر رہ گیا تھا۔ میں اسی گھڑی اپنے گھٹنوں کے بل گر گیا اور سجدہ کیا تو میرا دل و دماغ خداوند کی عجیب پُر فضل امید اور سوچوں سے بھر گیا۔ خداوند مجھ سے انوکھے انداز میں بات کرنے لگا۔ یہ دعا کے لیے ایک عظیم بلاوا تھا لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ میں نے اس بلاوے پر صحیح سے توجہ نہیں دی۔ البتہ میں نے تھوڑی سی زیادہ دعا مانگنا شروع کی مگر کوئی تبدیلی نظر نہیں آ رہی تھی۔ کیوں؟ کیا خداوند مجھ سے ایک اعلیٰ معیار کی توقع کر رہا تھا جو کامیاب دعائیں مانگنے والوں کے لیے ہوتا ہے؟ کیا میں پہلے کرنتھیوں کے خط کے تیرہویں باب کے مطابق محبت کے اعلیٰ معیار پر پورا نہیں اتر رہا تھا؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں تھا۔ بلکہ درست دعائیں مانگنے کے لیے داؤد کی طرح مجھے پاک دل مانگنے کی ضرورت تھی۔ (زبور 51)۔ کیوں کہ محبت کے رسول یوحنا نے اپنے خط میں واضح طور پر کہا ہے کہ اگر ہمارا دل خدا کے سامنے ہم پر الزام نہیں لگاتا تو پھر ہمیں اس کے حضور دلیری ہوتی ہے۔ اور جو کچھ مانگتے ہیں وہ ہمیں دیتا ہے۔ (یوحنا 21:3) جی ہاں، یقیناً یہ وعدہ لامحدود ہے اور اتنا ہی کم ہم اسے سمجھتے ہیں، کیونکہ ہم نے بہت کم خداوند سے مانگا ہے اس لیے خداوند ہمارے کمزور ایمان پر ''تعجب'' کرتا ہوگا۔ اگر ہم انجیل کو پہلی بار پڑھیں تو ہمارے لیے بڑی ہی حیران کن کتاب ثابت ہوگی جیسے اس لڑکے کو پڑھنے پر ایک زبردست بلاوا ملا اور اس نے مجھ تک پہنچایا ویسے ہی آج یہ بلاوا آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کیا آپ اس پر توجہ دیں گے؟ کیا آپ اس سے

فائدہ اٹھاسکیں گے؟ یا کیا یہ ایک کان سے سنا جائے گا اور دوسرے سے نکل جائے گا؟ اور آپ پھر دعا کے بغیر ہی رہ جائیں گے؟

عزیز مسیحیو! آیئے ہم نیند سے جاگیں ! شیطان نے ہماری آنکھوں کو اندھا کر رکھا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ ہم دعا کے اس سوال یا موضوع کو سنیں اس کی بھرپور کوشش یہی ہے کہ ہم لوگ دعا کے بغیر ہی رہ جائیں۔ اس موضوع پر لکھنے کی درخواست کافی دیر سے آئی تھی مگر کئی ماہ کے بعد اس پر لکھ سکا اور لکھتے ہوئے بھی مشکل محسوس ہو رہی ہے، کوئی قوت میرے ہاتھ کو روکنے کی مسلسل کوشش میں مصروف ہے۔ اس سے ہی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ شیطان کو دعائیہ لوگوں یعنی خداوند کے حضور سجدے میں مسیحیوں سے کتنا خوف محسوس ہوتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اپنے کام پر لگی رہیں اور ہم دعا نہ مانگیں۔ اسے اس بات کا خوف نہیں کہ ہم بائبل مقدس کے کتنے اچھے طالب علم ہیں، اگر ہم دعا نہیں مانگتے تو وہ آپ پر ہنستا ہے وہ ہماری محنت اور دانائی پر ہنستا ہے۔ مگر جب ہم دعا مانگتے ہیں تو وہ کانپتا ہے۔ اگر ہم دعا نہیں مانگتے تو ہماری کامیابی بھی ناکامی کی طرف لے کر جاسکتی ہے۔ اس لیے یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ خدا کے لیے اور انسانوں کے لیے جو سب سے بڑا کام کر سکتے ہیں وہ ہے دعا مانگنا۔ جب ہم دعا مانگتے ہیں خدا کام کرتا ہے اور جب ہمیں کہا گیا ہے کہ ''جو کچھ مانگو'' تو یقین کیجئے کہ دعا کے ذریعے سب کچھ مانگا جاسکتا ہے۔ کیونکہ خدا جو کچھ کر سکتا ہے وہ سب کچھ دعا میں مانگا جاسکتا ہے۔ اس لیے خدمت کے ذریعے حاصل ہونے والا پھل دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔ یعنی جو لوگ پاک ہاتھوں کو اٹھا کر دعائیں مانگتے ہیں ان کا ہی پھل خوب ظاہر ہوتا ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ دعا مانگنا تو جانتے ہیں مگر شاید ہم سب کو شاگردوں کی خداوند یسوع سے درخواست کرنے کی ضرورت ہے کہ ''ہمیں دعا مانگنا سکھا۔''

اے خداوند یسوع! تو راہ، حق اور زندگی ہے ہم تیرے وسیلے خدا باپ کی حضوری میں آتے ہیں کیونکہ تو نے ہمارے دعا کی راہ تیار کی ہے اس لیے ہمیں دعا مانگنا سیکھا! آمین

اگر آپ ایمان حاصل کرنا یا بڑھانا چاہتے ہیں تو آج ہی سے کلام مقدس پڑھنا اور سننا شروع کریں دعا کرنا شروع کریں، گناہ اور دنیا کی خواہشات سے دور رہیں اور خدا کے لئے کچھ بڑا کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔۔۔ تا کہ یسوع آپ کے حق میں وہی کہے جو اس نے سورفینیکی عورت کے حق میں کہا، ''تیرا ایمان بہت بڑا ہے۔'' (متی 15:28)

دوسرا باب: نا قابل یقین وعدے

Almost Incredible Promises

جب ہم خداوند یسوع مسیح کے ساتھ جلال میں کھڑے ہوں گے اور زندگی میں جو کیا اس پر نگاہ ڈالیں گے تو ہمارے لیے سب سے زیادہ حیران کن چیز ہماری زندگی میں دعا کی کمی ہوگی۔ ہم حیران ہونگے کہ ہم نے کتنا تھوڑا وقت شفاعت میں گزارا جب کہ ہم جانتے ہیں کہ خداوند یسوع جب سے آسمان پر گیا ہے تب سے تمام مسیحی ایمانداروں کے لیے دعا مانگ رہا ہے یعنی ہماری شفاعت کر رہا ہے۔ اور اس نے آسمان پر جانے سے پہلے سب پیاروں کی طرف شاید اپنا دعا والا سنہرا عصا ہی بڑھایا ہے اور کہا کہ جو مانگو گے وہ تم کو دیا جائے گا۔ کیا آپ اس پر یقین کرتے ہیں؟ اگر ہاں! تو پھر آپ کی کیا درخواست ہے؟ اگر ہم بائبل مقدس پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر ہمیں اس بات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسا کرنے کے لیے خداوند کے ایک ایک وعدے کو بار بار توجہ سے پڑھنے اور اس کے مطابق دعا مانگنے کی ضرورت ہے کیونکہ وہ ہمارے لیے ہی دہرائے گئے ہیں۔ جب آپ ایسا کرتے ہیں تو حیران رہ جائیں گے کہ ہمارے خداوند کے وعدے کیسے نا قابل یقین ہیں۔ کیونکہ وہ کسی عام انسان نے نہیں بلکہ آسمان و زمین کے مالک کے لبوں سے نکلے ہوئے عظیم وعدے ہیں جن میں ردوبدل ممکن نہیں اور نہ ہی ان کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ وہ وعدے جوں کے توں ناگزیر طریقے سے پورے ہوں گے۔ آپ اسی خداوند کے لب مبارک سے نکلے ہوئے وہ الفاظ جو اس نے اپنی موت کی رات سے کچھ گھڑیاں قبل فرمائے۔ جو ایک الوداعی پیغام تھا اس کو سنیں۔

”میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا بلکہ ان سے بھی بڑے کام کرے گا کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اور جو کچھ تم میرے نام سے چاہو گے میں وہی کروں گا تا کہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔ اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وہی کروں گا۔“ (یوحنا 14:12-14)

کیا ان سے زیادہ صاف اور واضح الفاظ میں وعدہ ہو سکتا ہے؟

کیا کسی نے کبھی بھی، کہیں بھی اتنی بڑی بات کی ہے یا آپ کی مدد کرنے کی بات کی ہو؟ یہ بات سن کر شاگرد بھی حیران رہ گئے تھے لیکن یہ وعدہ بالکل سچ ہے ان کے لیے، آپ کے لیے اور ہم سب کے لیے۔ خداوند یسوع

نے اس وعدے کو صرف ایک ہی بار نہیں فرمایا بلکہ کچھ ہی دیر کے بعد اسے دہرایا تا کہ شاگردوں کو آپ یا مجھے کوئی غلط فہمی نہ ہو یا ہم بھول نہ جائیں۔ اس لیے پاک روح نے یوحنا رسول سے یہ بات دوبارہ لکھوائی: ''اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لیے ہوجائے گا۔ میرے باپ کا جلال اسی سے ہوتا ہے کہ تم بہت سا پھل لائو۔ جب ہی تم میرے شاگرد ٹھہرو گے۔'' (یوحنا15:7-8)۔

ان الفاظ کی حقیقت و اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ ہمارے منجی و مالک نے انہیں تیسری بار بھی دہرایا تا کہ شاگردوں اور ہم سب کو ان کی صداقت کی پہچان اچھی طرح ہوجائے اور ہم اس کے احکام کو صحیح طور پر بجالائیں یعنی ہم درست طور پر ''مانگتے رہیں۔'' اور مانگنے کا یہ عمل ایک ایسا امتیازی نشان ہے جو شاگردوں کی پہچان ہے کہ وہ اس عمل کے ذریعے خداوند کے ''دوست'' بھی ٹھہرتے ہیں۔ اور پھر چوتھی بار خداوند اسی حکم کو ایک نئے انداز میں دہراتے ہوئے اپنی مرضی کا اظہار کرتے ہیں، ''تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تمہیں چن لیا اور تم کو مقرر کیا کہ جاکر پھل لائو اور تمہارا پھل قائم رہے تا کہ میرے نام سے جو کچھ باپ سے مانگو وہ تم کو دے۔'' (یوحنا 15:16) اب یقیناً ہمیں اندازہ ہوگیا ہوگا کہ خداوند نے بالکل واضح انداز میں ظاہر کردیا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم دعا مانگیں اور وہ ہماری دعائیں چاہتا ہے اور دعا کے بغیر ہم کچھ نہیں کرسکتے۔ اور ہم حیران ہوں گے کہ خداوند نے پانچویں بار بھی اسی حکم کو دہرایا ہے۔ یعنی، ''اس دن تم مجھ سے کچھ نہ پوچھو گے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر باپ سے کچھ مانگو گے تو وہ میرے نام سے تم کو دے گا۔ اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا، مانگو تو پائو گے تا کہ تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔'' (یوحنا16:23-24) کیا آپ نے غور کیا کہ ہمارے خداوند یسوع نے کسی اور وعدے یا حکم پر کبھی اتنا زور نہیں دیا، کبھی بھی نہیں! میرے عزیزو ایسا زبردست اور ناقابل یقین وعدہ سات مرتبہ دہرایا گیا ہے یہ آدمیوں کے لیے جی ہاں مسیحی آدمیوں اور عورتوں سب کے لیے بے حد ضروری ہے۔ لیکن کیا مسیحی مردوں اور عورتوں نے ہی اسے بری طرح نظر انداز نہیں کر رکھا؟ اور اس وعدے کی عظمت خداوند نے مزید بڑھائی جب یہ لکھوادیا گیا کہ، ''آپ جو ایسا قادر ہے کہ اس قدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر

کرتی ہے ہماری درخواست (یعنی ہمارے مانگنے) اور خیال سے بہت زیادہ کام کر سکتا ہے۔" (افسیوں 20:3)

اور خداوند اپنے پکڑوائے جانے سے پہلے ایک بار مزید ہمیں ابھارتا ہے کہ، "تم میرے نام سے مانگو گے--- کیونکہ باپ تو آپ ہی تم کو عزیز رکھتا ہے۔" (یوحنا 16:26-27)

ہم سب جانتے ہیں کہ ہم سال بہ سال خداوند کے سات صلیبی کلمات پر بے حد زور دیتے اور ان پر غور و فکر کرتے ہیں ایسا کرنا بہت اچھا ہے اور ہمیں ایسا کرتے رہنا چاہیے۔ لیکن کیا ہمیں اپنے مسیح خداوند کے سات بار کیے گئے دعا مانگنے کے وعدے پر غور و فکر کرنے کی ضرورت نہیں؟ آج وہ اپنے تخت پر بیٹھا اور اپنی قدرت اور اختیار کا عصاء ہماری طرف بڑھائے چاہتا ہے کہ ہم اس کے خزانوں سے فائدہ حاصل کریں وہ "اپنے جلال کے موافق" ہمیں مہیا کرنا چاہتا ہے تا کہ ہماری باطنی انسانیت اس کے زور میں مضبوط بن سکے۔ اس نے بتایا کہ ہمارے پھل لانے اور قوت پانے کا دار و مدار ہماری دعاؤں پر ہے۔ اور ہماری شادمانی کا مکمل انحصار ہماری دعاؤں کے جواب ملنے پر ہے۔ (پڑھیں یوحنا 16:24) کیا ہم اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے بڑھائے ہوئے عصاء کو چھوئیں گے اور اس سے اپنی خواہشات کا اظہار کریں گے؟ لیکن آپ دیکھیے کہ ہم نے شیطان کو موقع دے رکھا ہوتا ہے کہ ہم دعا کو نظر انداز کرتے رہیں! وہ ہمیں یقین دلائے رکھتا ہے کہ ہم اپنی کوششوں کے ذریعے، دعا کی نسبت زیادہ محنت کر سکتے اور زیادہ پھل لا سکتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ رابطہ بڑھانے کے ذریعے زیادہ کامیاب ہوں گے نہ کہ خداوند کے ساتھ رابطے میں رہنے سے۔

لیکن ہم اپنے مسیح خداوند کے سات مرتبہ کیے گئے وعدے، حکم اور دعوت نامے کو کیسے جھٹلا سکتے ہیں؟ ہم مسیح یسوع کا کام کیسے کر سکتے ہیں جب کہ اس کا حکم نہیں مان رہے اور دعا زیادہ نہیں مانگ رہے؟ ابھی کچھ ہفتے پہلے ایک زبردست مسیحی خادمہ نے جو سنڈے اسکول میں استاد ہے اور بہت اچھی مقرر بھی ہے اس نے کہا کہ "مجھے زندگی میں کبھی بھی دعا کا جواب نہیں ملا۔" اب سوچنے والی بات ہے کہ کیوں؟ کیا خدا جھوٹ بولتا ہے؟ کیا خدا پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا؟ کیا اس کے وعدے جھوٹے ہیں؟ کیا جو وہ کہتا ہے وہ نہیں کرتا؟ کیا اس تحریر کو بہت سے پڑھنے والے بھی ایسے ہی نہیں ہیں جن کی دعاؤں کا جواب نہیں ملا؟ خدا کے خادم پیسن نے بہت

عمدہ بات کہی کہ، ''اگر ہم خداوند کے لیے زیادہ کام کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس سے پوچھتے بھی زیادہ رہنا چاہیے۔''

اس لیے اگر ہماری دعائیں سنی نہیں جا رہیں یعنی ہمیں دعا کا جواب نہیں مل رہا تو پھر اپنی درخواستوں پر دوبارہ غور کیجئے کیونکہ خدا نے اپنے کلام میں واضح طور پر فرما دیا ہے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارے مانگنے میں کچھ مسئلہ ہے یعنی مسئلہ ہم میں ہے اور آپ جیسے ہی اس مسئلے کو تلاش کر لیں گے اور اسے دور کریں گے تو دعاؤں کے جواب ملنا شروع ہو جائیں گے۔ اس کے لیے بھی آپ خدا سے دعا مانگیں کہ وہ آپ پر اس مسئلے کو ظاہر کرے تو وہ ضرور ظاہر کرے گا اور اسے دور کرنے کا طریقہ بھی بتائے گا۔ کیونکہ ہمارے مالک اور آقا خداوند یسوع کی مرضی وخواہش یہ ہے کہ اس کے تاکستان میں کام کرنے والے دعا مانگیں اور زیادہ دعا مانگیں کیونکہ دعا کے دائرہ اختیار میں وہ کچھ آ رہا ہے جس کے لیے خداوند نے فرمایا ہے کہ ''جو کچھ'' مانگو گے ''تم کو دیا جائے گا۔'' یعنی دعا کی پہنچ سے کچھ بھی دور نہیں۔ کیوں کہ خداوند نے وعدہ کر دیا ہے۔ اب کون سی چیز مسیحیوں کو اس بات کو ماننے سے روک رہی ہے؟ کس بات نے ہمارے لبوں کو سی رکھا ہے؟ کس وجہ سے ہم تھوڑی دعا مانگ رہے ہیں؟ کیا ہمیں اپنے خدا پر بھروسہ نہیں؟ کیا ہمیں اس کی محبت کا یقین نہیں؟ ہرگز نہیں! اس نے ہمارے خاطر اپنی زندگی قربان کی اور اپنی زندگی ہمیں عطا بھی کی ہے۔ خدا باپ بھی آپ تم کو عزیز رکھتا ہے۔ کیا ہمیں اس کی قدرت پر شک ہے؟ نہیں ہرگز نہیں! کیا اس نے خود یہ نہیں فرمایا تھا کہ،

''آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے، پس تم جاؤ۔۔۔۔ اور دیکھو میں دنیا کے آخر تك ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔''

(متی 28:10-20) کیا ہمیں اس کی حکمت پر شک ہے؟ کیا اس نے ہمارا چناؤ غلط کر لیا ہے؟ جی نہیں ہرگز نہیں! پھر بھی بہت سے مسیحی دعا کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ اور بہت تھوڑے ہیں جو دعا کو واقعی اہمیت دیتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دے دیتے ہیں یا یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ دعا نہ مانگنے کے لیے یہ بہانہ اختیار کرتے ہیں کہ ہم خداوند کو کیوں آزمائیں؟ جب کہ کلامِ خدا میں اس نے خود یہ فرمایا کہ،''پوری دہ یکی ذخیرہ خانہ میں لاؤ اور ۔۔۔۔ اسی سے میرا متحان کرو (آزمائو) تاکہ میرے گھرمیں خوراك ہو اور

اسی سے میرا متحان کرو رب الافواج فرماتا ہے کہ میں تم پر آسمان کے دریچوں کو کھول کر برکت برساتا ہوں کہ نہیں یہاں تك کہ تمہارے پاس اس کے لیے جگہ نہ رہے۔" (ملاکی 10:3)

جب بھی خدا ہم سے کوئی وعدہ کرتا ہے یعنی آپ اس کو وعدہ پڑھتے یا سنتے ہیں تو پھر پولُس رسول کی طرح دلیری سے یہ کہیں، "۔۔۔۔ میں خدا کا یقین کرتا ہوں۔" (اعمال 27:25) اور پھر اس پر یہ یقین بھی رکھیئے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرتا ہے۔ کیا ہم اب بھی کسی مناسب وقت کا انتظار کریں گے اور دعائیہ سورما بننے کے لیے تیار نہیں ہوں گے؟ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ میں دعا مانگوں۔ ہمارا نجات دینے والا چاہتا ہے کہ میں دعا مانگوں۔ بہت کچھ بلکہ شاید کسی حد تک سب کچھ دعا پر منحصر ہے۔ اس لیے دعا نہ مانگنے کی جرأت کیسے کر سکتے ہیں؟ تو پھر آیئے ہم میں سے ہر ایک گھٹنوں کے بل ہو کر اپنے آپ سے یہ سوال کرے کہ اگر دنیا کے گناہگاروں کی نجات کے لیے میں دعا نہیں مانگوں گا تو پھر کون ہے جو ان کے لیے دعا مانگے گا۔ تا کہ خدا ان کو بھی نجات دے اور وہ بھی اس کی طرف رجوع لائیں۔ ہم دعا میں کتنا وقت گزارتے ہیں، روزانہ دس منٹ؟ کیا ہمارے لیے یہ وقت کافی ہے؟ جب کہ آسمان کی بادشاہی کے لیے کہا گیا ہے کہ "مانگو" دس منٹ، پندرہ یا بیس منٹ؟ کیا یہ خدا سے لپٹے رہنے کے لیے وقت کافی ہے؟ مجھے نہیں لگتا کہ یہ وقت خدا کے ساتھ قائم رہنے کے لیے کافی ہے۔ (یسعیاہ 7:64)! کیا جب ہم دعا مانگتے ہیں تو بلا ناغہ ایک ہی طرح کی دعائیں مانگ مانگ کر ہم دعا کے معنی بھول جاتے ہیں اور بے معنی دعائیں مانگتے رہتے ہیں جب کہ ہمارے ذہن کہیں اور گردش کر رہے ہوتے اور دعا کچھ اور مانگ رہے ہوتے ہیں؟ اگر خدا آج ہی ہماری دعا کا جواب دے دے تو پھر ہمیں خوب یقین ہو جائے گا؟ کیا پھر بھی ہمیں دعا کا جواب یاد رہے گا: لیکن خدا وفادار ہے، اسے یاد ہے اور وہ آپ کی ضرورت کے مطابق عطا کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا ایمان سے مانگی ہوئی دعاؤں کے جواب دے رہا ہے۔ اس بارے میں ہم آنے والے ابواب میں جانیں گے کہ بائبل مقدس اس کے متعلق کیا فرماتی ہے۔ ابھی ہم صرف دعا میں صرف کیے گئے وقت پر بات کر رہے ہیں۔ چلئے ہم ابھی یہ بات کرتے ہیں۔ آپ کتنی بار دعا مانگتے ہیں؟ کئی کہیں گے کہ صبح یا شام، یا تین بار اور ویسے بھی چلتے پھرتے دعا مانگتے رہتے ہیں۔ کیا دعا مانگنا

صرف ایک فرض ٹالتا ہے؟ یا ایک اعزاز ملا ہے خدا سے باتیں کرنے کا یعنی کیا یہ ہماری خوشی اور شادمانی اور ایک ضرورت بھی ہے؟ آیئے ہم خداوند مسیح کے جلال کی قدرت اور دولت کو بہتر طور پر جاننے کی کوشش کرتے ہیں جو اس نے ہمارے لیے مکمل طور پر فراہم کر رکھی ہے۔ جب ہم اس پر غور کرنے لگیں گے تو پھر دنیا اور اس کی ضروریات کے بارے میں بھی ہمارا نکتہ نظر بدلنا شروع ہو جائے گا۔ (کیونکہ دنیا کو جتنی ضرورت آج مسیحیوں کی ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھی)۔ اگر ہمیں اپنی ضرورتوں کا، ہمارے گھر کی ضرورتوں کا، اپنے پیاروں کی ضرورتوں کا، پاسبانوں کی ضرورتوں کا، کلیسیاؤں کی ضرورتوں کا، اپنے علاقے، اپنے شہر، اپنے ملک، اپنی حکومت، اپنے افیسران اور دنیا کی ضرورتوں کا صحیح طور پر ذرا سا بھی اندازہ ہو جائے تو شاید تم اپنے گھٹنوں سے ہی نہ اٹھیں۔ یہ تمام ضرورتیں خدا اپنی قدرت کی دولت کے موافق بآسانی پوری کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لیے آپ کی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ (فلپیوں 19:4)۔

اگر اس کی دولت کو دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں دعا کی شدید ضرورت ہے، کیوں کہ خداوند ان کے لیے فیاض ہے جو اسے پکارتے ہیں۔ (رومیوں 12:10)

پَولُس کو اس وعدے پر کوئی شک نہیں تھا اور ہمیں بھی نہیں ہونا چاہیے۔ خدا نے ہم سب کے فائدے اور بھلائی کے لیے دعا کو مقرر کر دیا ہے چاہے اب ہم اپنی کمزوری یا کسی بے چارگی کا مظاہرہ کریں یا یہ کہہ دیں کہ ہمیں تو دعا مانگنا نہیں آتا۔ مگر یاد رکھیئے کہ خدا زمانوں سے ان تمام بہانوں سے واقف ہے۔ کیا اسی لیے اس نے پَولُس پر یہ الہام پہلے ہی نازل نہیں کر دیا کیوں کہ وہ ہماری ہر کمزوری سے واقف ہے اس لیے وہ فرماتا ہے، ''اسی طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے کیونکہ جس طور سے ہم کو دعا کرنا چاہیے ہم نہیں جانتے مگر روح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جن کا بیان نہیں ہو سکتا۔ اور دلوں کا پرکھنے والا جانتا ہے کہ روح کی کیا نیت ہے کیونکہ وہ خدا کی مرضی کے موافق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے۔'' (رومیوں 8:26-27)۔

ہر چیز ہمارے لیے مہیا کر دی گئی ہے مگر صرف پاک روح ہی ہمیں خدا سے لپٹے رہنے کی توفیق دے سکتا ہے۔ اس لیے اگر ہم اپنے آپ کو روح کی ہدایت کے

مطابق چلنے کے لیے تیار کرتے ہیں تو پھر یقیناً ہم رسولوں کی طرح اپنے آپ کو ''دعا کے لیے وقف کر سکتے'' اور مسلسل دعا میں ٹھہر سکتے ہیں۔'' (اعمال 6:4;2:42) ہم اس بات کی بھی یقین دہانی کرلیں کہ دنیا پر اثر انداز ہونے کے لیے لوگوں کی قابلیت، توانائی، راسخ العقادی) غیرت، جرأت یا سمجھ کچھ بھی کام نہیں آتا مگر صرف اور صرف ہماری دعائیں کام آتی ہیں جو دنیا پر اثر ڈال سکتی ہیں۔ جی ہاں، اور ہم اپنی دعاؤں کے وسیلے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ہم چاہے صبح سے رات تک مسیح کی خدمت کرتے ہوں، چاہے بہت زبردست کلام سناتے ہوں، مگر موثر ہونے کے لیے ہمیں بہت دعا کی ضرورت ہے کیونکہ بہت سا پھل تبھی لایا جاسکتا ہے۔ (کلسیوں 1:10) دعا میں تھوڑا وقت خدا کے ساتھ صرف کرنے کا مطب ہے تھوڑی خدمت کرنا۔ پوشیدگی میں زیادہ دعا کا مطلب ہے لوگوں میں خدا کی قدرت کا زیادہ اظہار کرنا۔ ہم لوگ آج دعا میں خدا کے حضور گڑگڑانے کے بجائے بہتر سے بہتر انتظامات کر کے پھل لانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور لوگ آج حیران ہوتے ہیں کہ بیداری کیوں نہیں آرہی؟ وجہ یہ ہے کہ ہم صرف اچھے کاموں میں ضرور لگے ہیں مگر ''ہر طرح کے نیک کام میں پھل'' (کلسیوں 1:10) نہیں لگ رہا۔ اور ان سب کی وجہ ہے ہماری دعا میں کمی۔ ہر طرح کی بیداری دعا کا نتیجہ ہوتی ہے۔ خداوند خدا نے ہمارے ساتھ وعدے کر دیے ہیں اور اس کے وعدے اس کا کلام اور اس کی آواز ہیں دل سے انہیں سننے کی کوشش کیجئے۔ کیونکہ خدائے پاک روح سب آدمیوں کو مسیح خداوند کے الفاظ یعنی کلام اور قدرت کے بارے میں تعلیم دے رہا اور ابھار رہا ہے کہ سب لوگ دعا میں ٹھہرنا شروع کریں۔ کسی بھی شخص کے الفاظ دعا کی ضرورت کے بارے میں اور دعا میں میسر قوت کے بارے میں کسی کو ابھار نہیں سکتے۔ یہ کام صرف پاک روح ہی کرسکتا ہے کہ یہ تمام باتیں دعاؤں میں بھیگی ہوئی مسیحی مرد و خواتین تک پہنچیں اور پاک روح ان سب کو قائل کرے کہ وہ دعا میں ٹھہرنے پر مائل ہو جائیں اور دعا نہ کرنے کے گناہ سے باز آئیں۔ کیونکہ خداوند یسوع آسمان پر منتظر ہے کہ ہم سب گھٹنوں کے بل ہو جائیں (یعنی کسی بھی طرح سے دعا مانگیں) تاکہ وہ اپنی دولت کے موافق جلال سے مہیا کرے۔ کوئی بھی فرد دوسرے کے لیے

منٹوں یا گھنٹوں کو مقرر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ اتنی دیر دوسرا فرد دعا مانگے گا۔ کیونکہ بائبل مقدس نے ہمیں حکم دے دیا ہے کہ ''بلا ناغہ دعا کرو'' اس لیے یہی رویہ اپنانے کی ہم سب کو ضرورت ہے کیونکہ یہ ہماری زندگی کا حصہ ہے اور ہونا بھی چاہیے۔ یہ دعائیہ زندگی ہے، جس میں طرزِ زندگی بھی دعائیہ ہی ہوگا یعنی عملی دعائیہ زندگی۔ کیا آپ نے کبھی اپنا دعا کا وقت نوٹ کیا؟ ہم میں سے اکثر نے ایسا کیا ہوتا ہے اور کچھ نے نہیں۔ کافی سال پہلے مجھے اس سوال کا سامنا تھا۔ مجھے لگتا کہ میں ایک گھنٹہ جو دعا مانگتا ہوں وہ کافی نہیں۔ پھر ایک دن میری ملاقات خدا کے زبردست خادم سے ہوئی تو میں نے پوچھا کہ آپ کی اس زبردست خدمت کا راز کیا ہے؟ تو اس خادم نے آہستگی سے جواب دیا کہ، ''میں دو گھنٹے روزانہ دعا مانگے بغیر گھر سے باہر نہیں جاتا۔'' پھر کچھ ہفتوں کے بعد میری ملاقات روح سے معمور ایک مشنری سے ہوئی جو دوسرے ممالک میں جا کر رسالتی خدمت کرتے تھے۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے حلیمی سے جواب دیا کہ، ''میں زیادہ تر دن میں چار گھنٹے سے زیادہ دعا میں نہیں رہ پاتا کیونکہ اتنا تو بہت ضروری سمجھتا ہوں۔''

میں ان جوابوں سے حیران ہو رہا تھا اور اچھی طرح سمجھ رہا تھا کہ کس طرح ان سب خادموں نے بڑی حلیمی سے خدا کے بڑے کاموں کا بیان کرتے ہوئے اپنی خدمت میں خدا کے نام کی بزرگی اور جلال ظاہر کیا تھا۔ اور ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ مشنریوں کے مشنری ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اکثر پوری پوری رات دعا میں گزاری۔ کیوں؟ وہ ہمارے لیے صرف مثال ہی تھی کیونکہ وہ صرف مثال ہی نہیں بن رہے تھے بلکہ کامل انسان ہوتے ہوئے وہ ہماری ضرورت ہم پر ظاہر کر رہے تھے۔ جب خداوند یسوع اتنی دیر دعا مانگ رہا تھا تو پھر سوچیے کہ ہم لوگوں کی کیا حیثیت ہے؟ ہمیں کتنی دعا کی ضرورت ہے؟ چار گھنٹے روزانہ دعا! ایک ایسے شخص کی عادت جس نے اپنی پوری زندگی مسیح کی خدمت اور کاموں کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ ہم اپنی بات کریں تو دس منٹ کے بعد ہم کہتے ہیں ہم نے خوب دعا مانگ لی ہے۔ ہمیں ایسے اپنی کمزوری اور غلطی کا اقرار کرنے اور پھر خدا کے حضور دعا میں جھکنے کی شدید ضرورت ہے۔

وہ خادمین خدا کی مرضی سے مجھے ملے تھے کیونکہ خدا مجھے دعا میں ٹھہرنے کی طرف بلا رہا تھا۔ خدا ان کے وسیلے

مجھ سے کلام کر رہا تھا کیونکہ ہمارا خدا تسلی کا خدا ہے۔ (رومیوں 5:15) میں پڑھ سکتے ہیں۔ جب ان کا پیغام میرے دل میں اتر گیا تو پھر مجھے ایک کتاب ''دعائیہ ہائیڈ'' نامی ملی جس میں جان ہائیڈ کی زندگی کے بارے میں بیان ہے کہ کس طرح خدا نے اسے بلایا جیسے یوحنا اصطباغی کو خداوند کی پہلی آمد کے لیے راہ تیار کرنے کو بھیجا گیا تھا ویسے ہی جان ہائیڈ کو خداوند کی دوسری آمد کے لیے دعا کے ذریعے راہ تیار کرنے کو بھیجا گیا تھا۔ جب آپ ایک بار اس کتاب کو پڑھ لیتے ہیں تو پھر صرف ایک ہی سوچ ذہن میں آتی ہے کہ ''کیا میں نے کبھی دعا بھی کی ہے؟'' بہت سے دعائیہ سُورما اس کتاب کو پڑھ کر یہی کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔ میں نے یہ باتیں اس لیے تحریر کی ہیں کہ ہم سب کچھ چھوڑ کر اپنے گھٹنوں کے بل دعا میں خدا کے حضور جھک جائیں اور پاک روح کو موقع دیں کہ وہ ہمارے دلوں کو جانچے اور بار بار جانچے۔ کیا ہم ایسا کرنے کے لیے مخلص ہیں، دل سے تیار ہیں؟ کیا ہم خدا کی مرضی پوری کرنے کے لیے واقعی تیار ہیں؟ کیا یہ ہماری خواہش اور مرضی بن گئی ہے؟ کیا ہم واقعی اس کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں؟ اگر واقعی ایسا ہے تو کیا ہم زیادہ وقت دعا میں خدا کے حضور نہیں گزاریں گے؟ دعا مانگنے کے لیے ایک خاص وقت کا وعدہ مت کر لیجئے بلکہ جب بھی دعا مانگیں تو پھر وقت ٹھہرا کر دعا سے اٹھ مت جایئے بلکہ زیادہ دعا مانگنے کی کوشش کیجئے اور دعا پورے دل سے مانگیں، اور بے ساختہ ہو نہ کہ خود ساختہ۔ اور یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ صرف زیادہ دیر دعا مانگتے رہنا کافی نہیں بلکہ کلی طور پر خداوند یسوع کے تابع ہو جائیں تبھی آپ دعائیہ سُورما بن سکتے ہیں۔ ایک بات میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ خدا چاہتا ہے کہ میں دعا میں ٹھہروں اور آپ دعا میں ٹھہریں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم دا میں ٹھہرنے کے لیے راضی ہیں؟

چلیے یہ دعا مانگتے ہیں: پُرفضل مالک و منجی یسوع مسیح، ہمیں اپنے پاک روح کی معموری عطا فرما کہ ہم واقعی سربسجود مسیحی بن جائیں۔ آمین۔

التجائیں اپنی خدا کے حضور پیش کر، صبح و شام، صبح و شام
درخواستیں اپنی خدا کے حضور پیش کر، صبح و شام، صبح و شام
مانگ لے مانگ لے مانگ لے دعا
دعائیں اپنی خدا کے حضور پیش کر، صبح و شام، صبح و شام۔

☆☆☆

تیسرا باب:

مجھ سے مانگ اور میں تجھے بخشوں گا

Ask Of Me And I Will Give

خدا مجھ سے اور آپ سے چاہتا ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ دعا میں ٹھہریں اور روحانی پھل سے معمور ہو کر خوب کامیاب ہوں کیونکہ اس کا دارومدار دعا پر ہے۔ ایک شخص جو کلام سناتا ہے مگر دعا تھوڑی کرتا ہے، اس کو پھل بھی تھوڑا لگے گا اور وہ پھل بھی، شاید کہیں پر کوئی اس کے لیے دعا مانگ رہا ہے جس کی وجہ سے اسے پھل لگ رہا ہے۔ کیونکہ زیادہ دعا تو زیادہ پھل اور تھوڑی دعا تو تھوڑا پھل۔ ہم میں سے کئی کلام سنانے والے خداوند کے دن جب اس کی حضوری میں کھڑے ہوں گے تو ہر کسی کو اس کے کاموں کے مطابق انعام ملے گا اور وہ حیران ہوں گے جب خداوند ظاہر کرے گا کہ ہر تبدیل ہونے والا شخص پاک روح کے قائل کرنے سے تبدیل ہوا اور کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی ایماندار اس کے تبدیل ہونے کے لیے دعا مانگ رہا تھا۔ ورنہ کلام سنانے والے تو کہہ رہے ہوں گے کہ ''میں نے منادی کی، میں نے لوگوں کو ابھارا، میں نے رسالتی خدمت کا یہ کام کیا وہ کام کیا لیکن خداوند ظاہر کرے گا کہ کوئی تمہارے لیے دعا مانگ رہا تھا۔ اس لیے ہم خدا سے درخواست کریں کہ ہم کبھی ایسے حیران ہونے والے نہ ہوں۔ اس لیے خداوند ہمیں دعا مانگنا سکھا! کیا یہ خداوند کی طرف سے ہمارے لیے دعا کا بلاوا نہیں کیا ہم پَولُس کی طرح کہہ سکیں گے کہ، ''میں اس آسمانی بلاوے کا منکر نہ ہوا؟ میں دوبارہ اس بات کو دہرا دوں کہ آسمان پر جا کر ہمیں صرف ایک ہی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے کہ ہم نے زمین پر رہتے ہوئے بہت تھوڑی شفاعت کی۔ اس لیے اب دعا کی وسعت کا اس بات سے اندازہ لگائیے جب خداوند نے یہ فرمایا کہ، ''مجھ سے مانگ اور میں قوموں کو تیری میراث کے لیے اور زمین کے انتہائی حصے تیری ملکیت کے لیے تجھے بخشوں گا۔'' (زبور 8:2) آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ دعا میں کیا کیا مانگ سکتے ہیں۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بہت سے مسیحی اپنے چھوٹے چھوٹے معاملات یا مسائل تو دور کی بات وہ بڑے مسائل بھی خدا کے حضور دعا میں لے کر نہیں آتے اپنی زندگی کو خدا کے حضور کھول کر نہیں رکھ دیتے۔ شاید دس میں سے نو مسیحی تو ایسے ہوتے ہیں جو غیر اقوام کے لیے دعا مانگنے کا کبھی سوچتے بھی نہیں! آپ مسیحیوں کے دعا نہ

مانگنے سے حیران ہوسکتے ہیں۔اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ شاید انہوں نے کبھی اس کا تجربہ نہیں کیا ہوتا کہ خدا دعاؤں کا واقعی جواب دیتا ہے۔ اس باب میں ہم ''ناممکن'' کے بارے میں تبصرہ کریں گے۔لیکن یہ کیا ہے؟ ہماری دلی خواہش وتمنا ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والا ہر فرد دعا کی قوت کو سمجھ سکے۔اس لیے ناممکن کا لفظ استعمال کیا گیا۔ کیوں کہ جب لوگ دعا مانگنے کے لیے راضی نہیں ہوں گے اور دعا نہیں مانگیں گے تو خدا کے وعدے اور احکامات پر عمل کون کرے گا اور کون سا انسانی انتظام لوگوں کو ایسا کرنے پر قائل کر پائے گا؟ اس کا انتظام بھی خداوند ہی کرتا ہے آپ کو یاد ہوگا جب خداوند نے شاگردوں سے کہا کہ میرا یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں۔ پھر اس نے مزید یہ کہا کہ ''نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب سے میرا یقین کرو۔'' (یوحنا14:11) خداوند کے اس طرح بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر میری ذات، میری پاکیزہ زندگی، اور میرے عمدہ الفاظ تمہارے دلوں میں ایمان پیدا نہیں کر سکے تو پھر میرے کاموں کا ہی یقین کرو۔ پھر اس نے بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے یہ وعدہ کیا کہ اگر تم ایمان رکھو تو مجھ سے بھی بڑے بڑے کام کرو گے۔اور یہ وعدہ خداوند نے دعا کے پہلے چھ وعدوں سے فوراً پہلے کیا۔ یعنی بڑے بڑے کام دعاؤں کا ہی نتیجہ ہیں۔خدا کرے کہ یسوع کا ہر شاگرد اس طریقہ کو اپنالے اور بڑے بڑے کام کرے۔اس لیے میرے عزیز واگر آپ بھی دعا کے متعلق خداوند کے عظیم الشان وعدوں کو سمجھ نہیں پا رہے اور یقین نہیں رکھ پا رہے تو پھر اس کے عظیم کاموں کو دیکھ کر ہی ایمان لے آئیں جو خداوند کے خادمین کے وسیلے ہو رہے یا یہ یوں کہا جائے کہ خداوند یسوع ان کی دعاؤں کے وسیلے بڑے بڑے کام کر رہا ہے۔ کیا ہمیں ایسے کاموں کے باعث یقین ہو جائے گا؟ لیکن کیا ہمیں علم ہے کہ ہم کس لیے اس دنیا میں ہیں؟ یا ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے؟ یقیناً ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ خداوند کے لیے زیادہ سے زیادہ پھل لائیں۔ ہم کوئی رتبہ، کوئی اختیار یا اہمیت نہیں مانگ رہے، بلکہ ہم صرف پھل دار خادم بننا چاہتے ہیں۔ ایسا کرنے کے لیے ہمیں بہت زیادہ دعا میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے کیونکہ خدا ہماری منادی کی نسبت ہماری دعاؤں کے وسیلے زیادہ کام کر سکتا ہے۔ اے۔ جے۔ گورڈن یہی کہتے تھے کہ خوب دعاؤں کے بعد آپ دعاؤں سے کہیں زیادہ کام کر سکتے ہیں لیکن

جب آپ زیادہ دعائیں نہیں مانگتے تب آپ زیادہ کام بھی نہیں کر سکتے۔ ایک خاتون بھارت میں کافی دیر زبردست مشنری رہیں لیکن شروع کے برسوں میں وہ خدمت میں بری طرح ناکام ہوتی رہی۔ ان کی خدمت کے وسیلے کوئی تبدیلی رونما نہیں ہو رہی تھی۔ پھر پاک روح نے انہیں کہنا شروع کیا کہ ''زیادہ دعا مانگو۔'' کچھ عرصہ تک تو وہ سنی ان سنی کرتی رہی۔ مگر پھر کہتی ہیں کہ میں نے زیادہ وقت دعا میں ٹھہرنا شروع کر دیا۔ میں بڑی دل سوزی اور ڈرتے ہوئے دعا مانگنے لگی تا کہ میرے ساتھ کام کرنے والے بھی یہ نہ سوچیں کہ میں کام چوری کر رہی ہوں۔ کچھ ہی ہفتوں کے اندر بہت سے مرد و خواتین تیزی سے مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرنے لگے۔ اور جلد ہی پورا ضلع بیدار ہونے لگا اور تمام مشنریوں کا کام پہلے سے کہیں زیادہ بابرکت ہونے لگا جس کا پہلے کبھی تجربہ نہیں کیا گیا تھا۔ اور جو کام چھ برس میں مجھ سے نہیں ہو سکا تھا اس سے کہیں زیادہ کام چھ ماہ میں ہو گیا اور کسی نے مجھ پر کام چوری کا الزام بھی نہیں لگایا۔ اسی طرح ایک اور خاتون مشنری کو بھی دعا مانگنے کی ہدایت ملی وہ بھی بھارت میں خدمات سرانجام دے رہی تھیں۔ انہوں نے بھی زیادہ وقت دعا میں ٹھہرنا شروع کر دیا۔ ان کو بیرونی کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا مگر کچھ اندرونی مسائل اٹھے لیکن انہوں نے دعا میں اور زیادہ ٹھہرنا شروع کر دیا اور صرف دو برس کے دوران ہی چھ گُنا سے زیادہ لوگوں نے مسیح کو نجات دہندہ قبول کر کے توبہ کی اور بپتسمہ لیا!

خدا کا وعدہ ہے کہ وہ ''ہر فردِ بشر پر فضل اور مناجات کی روح نازل کرے گا۔'' (یوایل 28:2) ہم نے سوچنا یہ ہے کہ ہمارے اوپر مناجات کی روح کتنی اتری ہے؟ ضروری ہے کہ ہم وہ روح کثرت سے حاصل کریں۔ اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت دعا میں گزاریں۔ کیونکہ خط ہماری دعاؤں کے وسیلے زیادہ کام کر سکتا ہے بلکہ خدا ہی کام کر سکتا ہے۔ اور اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو شاید پاک روح کو رنجیدہ کرنے والے ٹھہر سکتے ہیں، اور کہیں ''روح کو بجھانے'' والے نہ بن جائیں۔ جب کہ خداوند نے مانگنے والوں کو زیادہ روح القدوس دینے کا وعدہ کیا ہے۔ (لوقا 13:11) غیر قوموں سے تبدیل ہونے والے ہم میں سے بہتوں کو شرمندہ کر رہے ہیں کیوں کہ وہ لوگ بہت زیادہ دعا مانگ رہے ہوتے ہیں۔ کچھ برس پہلے کا ایک واقعہ مثال کے طور پر بیان کرتا ہوں۔ جب میں بھارت میں بطور

مشنری خدمات سرانجام دے رہا تھا کہ مجھے پنڈِتا راما بائی کی خدمت دیکھ کر بے حد خوشی محسوس ہوئی۔ انہوں نے 1500 ہندو لڑکیوں کا ایک بورڈنگ اسکول بنا رکھا تھا وہ بچوں کو اسکول کی تعلیم کے ساتھ بائبل مقدس کی تعلیم بھی دیتی تھیں۔ ایک دن ان میں سے چند بچیاں اپنی اپنی بائبل مقدس ساتھ لیے ایک خاتون منشری کے پاس آئیں اور ان سے لوقا 59:12 "میں زمین پر آگ بھڑکانے آیا ہوں اور اگر لگ چکی ہوتی تو میں کیا ہی خوش ہوتا؟" کا مطلب پوچھا اور مشنری خاتون جو کہ خود اس آیت کے مطلب سے پورے طور پر واقف نہیں تھی ان بچیوں کو خاطر خواہ جواب نہ دے سکی، نتیجے میں ان بچیوں نے فیصلہ کیا کہ وہ خود اس آگ کے لیے دعا مانگیں گیں۔ اور پھر انہوں نے دعا مانگنا شروع کر دی کیونکہ انہوں نے دعا مانگی تھی اس لیے آسمان سے ان کے لیے آگ نازل ہوئی اور ان کی روحوں میں بھڑک اٹھی اور ان کو دعا مانگنے کی اگن لگ گئی۔ اور پھر وہ بلا ناغہ دعا میں کئی گھنٹے بیٹھنے لگیں۔ کئی اور بچیاں بھی ان کے ساتھ شامل ہوگئیں۔ ان بچیوں میں سے کچھ بچیاں ایک مشن ہاؤس آئیں جہاں میں بھی موجود تھا۔ وہاں مجھے کچھ ہفتے رہنا تھا۔ جب وہ بچیاں آئیں اور مشنری سے پوچھا کہ جناب ہم کچھ دن آپ کے ہاں ٹھہر کر آپ کی خدمت کے لیے دعا مانگنا چاہتی ہیں؟ تو مشنری اس بات پر اتنا راضی نہیں تھا کہ ان بچیوں کو اسکول میں ہونا چاہیے انہیں ملک کی فکر کرنے کی اتنی کیا ضرورت ہے لیکن وہ بچیاں کہہ رہی تھیں کہ انہیں صرف ایک ہال کمرہ یا پھر جانوروں کے اصطبل کا کوئی خالی حصہ دعا کے لیے مل جائے۔ ہم سب اس بات کی قدر کرتے ہیں کہ کوئی ہمارے لیے دعا مانگے۔ اس لیے انہیں ایک ہال کمرہ ٹھہرنے اور دعا کے لیے مہیا کر دیا گیا۔ وہ بچیاں اس کمرے میں جاتے ہی دعا میں جھک گئیں اور ہم لوگ انہیں دیکھ کر حیران بھی ہوئے اور پھر ہم میں سے بھی کچھ لوگ دعا میں جھک گئے۔ اور ابھی شام ہی ہوئی تھی کہ علاقے کا ایک مقامی پاسٹر ہمارے پاس آیا وہ اکثر آتا جاتا رہتا تھا اور وہ آتے ہی بری طرح رونے لگا اور بتانے لگا پاک روح نے اس کے گناہ اس پر ظاہر کر کے اسے قائل کیا کہ وہ ہمارے سامنے اقرار کرے۔ اس کے بعد تو تانتا بندھ گیا ایک کے بعد ایک مسیحی آنے لگے اور اپنے اپنے گناہوں کا اقرار کرنے لگے۔ بہت سے سست روی کا شکار مسیحی بحال ہوئے، ایماندار مزید مضبوط ہوتے گئے اور بہت

سے بت پرست اور غیر اقوام مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرتے ہوئے خدا کی کلیسیاء کا حصہ بن گئے۔ وہ بہت ہی بابرکت اور بیداری کا وقت تھا صرف چند بچیوں کی وجہ سے جو دعا مانگ رہی تھیں۔ خدا کسی کا طرف دار نہیں۔ جو بھی اس کی مرضی پر ڈھلتا ہے وہ اس کے لیے اپنے وعدوں میں سچا اور قادر ہے یعنی انہیں ضرور پورا کرتا ہے۔ کیا ہمارے دلوں میں یہ بات سن کر کوئی ہلچل پیدا نہیں ہوئی کہ ہمارے خدا کی قدرت کس طرح سے کام کر رہی ہے؟ اور یہی قدرت میرے لیے اور آپ کے لیے بھی میسر ہے اگر ہم دعا مانگنا شروع کر دیں۔ اور اس کے لیے جو شرائط ہیں مجھے علم ہے کہ وہ ہم سب مسیح کے وسیلے پوری کر سکتے ہیں۔ اور جو لوگ مشنری کی خدمات سرانجام نہیں دے رہے وہ ان بچیوں کی طرح اپنی اپنی جگہ پر رہتے ہوئے بھی دوسرے ممالک میں بڑی برکت اور بیداری کا باعث بن سکتے ہیں۔ جب ویلز میں بیداری عروج پر تھی تو وہاں ایک مشنری نے اپنے علاقے کے لوگوں سے ایک خط میں درخواست کی کہ وہ بھارت کے لئے دعا مانگیں کہ وہاں بھی ویلز کی طرح بیداری آئے۔ اس خط کے نتیجے میں وہاں کوئلے کی کان میں کام کرنے والے روزانہ کی بنیاد پر صبح سویرے آدھے گھنٹے کی دعا کے لیے ملنے لگے تاکہ جو مشنری دوسرے ممالک میں خدمت سرانجام دے رہے تھے خدا ان کی مدد کرے اور وہاں بیداری نازل ہو اور برکت ظاہر ہو۔ پھر چند ہی ہفتے ہوئے تھے کہ ایک پیغام بھارت سے ملا کہ ''برکت نازل ہوگئی ہے۔'' پھر اگلے ہی روز افریقہ کے ایک ملک سے بھی ایسا ہی پیغام ملا۔ کیا یہ بہت ہی دل کو گرما دینے والی خوشی کی بات نہیں کہ آپ کی دعائیں بھارت، افریقہ، چین، امریکہ، یورپ بلکہ دنیا کے کسی بھی کونے میں برکت برسانے کا وسیلہ بن سکتی ہیں جیسے کہ ہمارے اپنے علاقے میں بیداری کا باعث بنی ہیں۔

ہم میں اکثر کوریا میں آنے والی بیداری کے بارے میں جانتے ہوں گے کہ خدا نے کس طرح وہاں برکت نازل کی۔ یہ سب صرف دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا۔ وہاں کچھ مشنریوں نے دوپہر کے وقت روزانہ مل کر دعا مانگنے کا فیصلہ کیا۔ ایک مہینہ دعا مانگنے کے بعد ایک بھائی نے مشورہ دیا کہ اب مل کر دعا مانگنے کے بجائے اپنے اپنے گھر اپنی سہولت کے مطابق دعا مانگی جائے۔ لیکن دوسرے تمام بھائیوں نے اختلاف کیا اور کہا کہ ہمیں مزید دعا میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے نہ کہ اس دعا کو

ملتوی کر دیا جائے۔تب انہوں نے چار مہینے مزید دعا مانگی اور پھر اچانک برکت برسنا شروع ہوگئی۔کلیسیائی عبادتوں میں لوگ کثرت سے آنے لگے اور آہیں بھر بھر کر گناہوں کا اقرار ہونے لگا۔ پھر ایک عظیم بیداری نازل ہوگئی۔ایک جگہ کی گواہی کچھ اس طرح سے ہے کہ اتوار کی صبح کی عبادت کے دوران کلیسیائی قائدین میں سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور اقرار کرنے لگا کہ اس نے بیوہ بہنوں کے پیسے میں سے ایک سو ڈالر چوری کیے تھے۔ پھر کیا تھا وہاں گناہوں کے اقرار کی ایک عظیم لہر آ گئی اور سب لوگ طرح طرح کے گناہوں کا اقرار کرنے لگے اور وہ عبادت سوموار کی صبح تک جاری رہی۔خدا کی انوکھی قدرت کا ایسا تجربہ پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا تھا ہزاروں کی تعداد میں لوگ توبہ کرنے اور مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرنے لگے۔ چرچز کی عمارتیں لوگوں کے لیے چھوٹی پڑنے لگیں کیونکہ غیر اقوام سے لوگ دھڑا دھڑ چرچز میں آنے لگے تھے۔ کچھ لوگ ٹھٹھابازی کے لیے آتے تھے مگر خدا کا خوف انہیں گھیر لیتا اور وہ دعا میں جھک جاتے اور توبہ کر کے مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کر لیتے تھے ایسے ہی لوگوں میں ڈاکوؤں کے ایک بڑے گروہ کا سرغنہ بھی آیا اور اس نے توبہ کی اور اگلے ہی دن جا کر مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوگیا اور کہا کہ میں نے فلاں فلاں جرائم کیے ہیں تو جج صاحب نے اسے کہا کہ تمہارے خلاف کوئی شکات نہیں کوئی بھی مقدمہ تمہارے خلاف نہیں اس لیے اسے معاف کر دیا گیا۔اور واپس بھیج دیا گیا۔ایک مشنری نے بتایا کہ صرف دو مہینے کے اندر ہی 2 ہزار سے زیادہ بت پرست افراد نے مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کر لیا تھا۔ اور مزید یہ بھی کہا کہ جو کچھ خدا ہماری دو ماہ کی دعاؤں کے وسیلے کر سکتا ہے وہ سب مشنری مل کر دو سال میں بھی نہیں کر سکتے۔اور پھر ان تبدیل شدہ لوگوں نے کوریا میں مثالیں قائم کرنا شروع کر دیں۔ان میں سے زیادہ لوگوں نے اپنا سب کچھ بیچ کر چرچ تعمیر کرنے کے لیے دے دیا اور ساتھ میں روتے ہوئے افسوس کیا کہ کاش ان کے پاس زیادہ وقت ہوتا تو وہ بھی چرچ کے لیے دے دیتے۔اور ان کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں مزید بت پرست خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کرتے چلے گئے۔کیونکہ انہوں نے دعا کی اہمیت کو سمجھ لیا تھا۔ایک کلیسیا نے اعلان کیا کہ صبح ساڑھے چار بجے روزانہ دعائیہ میٹنگ کا اہتمام کیا جائے گا۔ پہلے ہی دن 400 افراد تین بجے صبح سے جمع تھے کہ انہیں دعا کا

موقع ملے۔ اگلے ہی دن یہ تعداد بڑھ کر 600 افراد پر پہنچ گئی۔ کوریا کے شہر سیئول میں ہر اتوار کی عبادت میں کم از کم 1100 افراد ہر کلیسیا میں جمع ہوتے تھے بت پرست لوگ بھی جمع ہوتے کہ دیکھیں کلیسیاؤں میں کیا ہو رہا ہے اور حیران ہو کر کہتے کہ ''زندہ خدا ان مسیحیوں کے درمیان۔'' ان لوگوں نے وہ دیکھا جو شاید بہت سے مسیحی نہیں دیکھ رہے تھے۔ کیا مسیح نے یہ نہیں کہا، ''جہاں دو یا تین میرے نام سے جمع ہوں، وہاں میں ان کے درمیان موجود ہوں۔'' (متی 20:18)۔ کیا جو کچھ کوریا میں ہو سکتا ہے وہ یہاں نہیں ہو سکتا؟ کیا خدا کوریا کے لوگوں کی دعا زیادہ سنتا ہے؟ کیا خدا کوریا کے لوگوں سے زیادہ پیار کرتے ہے؟ خدا تو کسی کا طرف دار نہیں؟ وہ تو ہمیں برکت دینے کے لیے ترس رہا ہے۔ یہی کہہ سکتا ہوں!!! وہ تو ہم پر اپنی روح کثرت سے انڈیلنا چاہتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم تیار ہیں؟ کیا اب بھی ہم اپنے ملک میں دعائیہ میٹنگ سے کنارہ کشی کرنا پسند کریں گے؟ جب کہ ہمارے ملک میں لاکھوں بلکہ کروڑوں ایسے ہیں جو توبہ کیے بغیر ہیں اور جہنم کی طرف تیزی سے بھاگے جا رہے ہیں۔ کیا ہمیں ان لوگوں پر ترس نہیں آتا؟ کیوں کہ وہ ہماری دعاؤں کے منتظر ہیں۔ اب کون سی چیز آپ کو دعا سے روک سکتی ہے؟ کیوں کہ ایک قادرِ مطلق اور ہمیشہ پیار کرنے والے خداوند خدا نے وعدہ کیا ہے کہ مانگو تو تم کو دیا جائے گا! ہم لوگ اپنے آپ کو اس کے فرزند تو کہتے ہیں مگر شاید اس کی بات ماننے میں ہم لوگ سست روی کا شکار ہیں۔ جب کہ غیر اقوام سے آئے ہوئے لوگ ہمیں شرمندہ کر رہے ہیں۔ میرے سفر کے دوران مجھے بھارت کے شمال مغربی علاقے کے ایک شہر راولپنڈی جانے کا موقع ملا۔ آپ کے خیال میں وہاں کیا ہوا ہوگا؟ آپ کو بتاتا چلوں کہ پنڈتا راما بائی کے ہاسٹل کی کچھ لڑکیاں وہاں دعائیہ کیمپ لگانے پہنچیں۔ ان سب کو پنڈتا راما بائی نے کہا تھا کہ ''بھارت میں اگر برائت ہے تو ہمیں اس کو حاصل کرتا ہے۔ آؤ سب مل کر خدا سے برکت کی درخواست کریں۔''

جب بائبل مقدس میں انہوں نے پڑھا تو آیت پر وہ آ کر رک گئیں، جس میں لکھا ہے کہ، ''باپ کے اس وعدے کے پورے ہونے کے منتظر رہو۔۔۔'' جب روح القدوس تم پر نازل (اترے) گا تو تم قوت پاؤ گے؟ (اعمال 1:4-8) وہ حیران رہ گئیں اور کہنے لگیں کہ ہم نے کبھی انتظار نہیں کیا، ہم نے صرف دعا

مانگی لیکن اب ہم آج سے خدا کی برکت کا انتظار کریں گے اور گزشتہ روز سے زیادہ برکات حاصل کریں گے!''
اور پھر وہ راولپنڈی آئیں اور انہوں نے جب دعا مانگی تو صرف دوسرے ہی دن ان کی دعائیہ میٹنگ تقریباً سات گھنٹے جاری رہی کسی کا وہاں سے ہٹنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔ اور واقعی خدا نے ان کی دعاؤں کے جواب میں زبردست برکات عطا کیں۔ پھر ایک رات وہ بچیاں دعا کے بعد سونے کے لیے لیٹ گئیں تو جس مشنری خاتون کے ہاں وہ دعائیہ کیمپ میں تھیں وہ آدھی رات کے بعد صرف لڑکیوں کو دیکھنے کے لیے چکر لگانے آئی تو دیکھا ایک خیمے میں شمع ابھی بھی جل رہی تھی وہ لڑکیوں میں سب سے چھوٹی پندرہ برس کی بچی جو ابھی تک دعا مانگ رہی تھی۔ جب خاتون مشنری نے اس کے خیمے میں جھانک کر دیکھا تو وہ ایک شمع پکڑے دوسرے ہاتھ میں 500 دوسری لڑکیوں کے ناموں کی فہرست لیے شفاعت کرنے میں مصروف تھی۔ وہ گھنٹوں ان کے نام لے لے کر خدا کے حضور ان کے لیے دعائیں مانگ رہی تھی۔ یقیناً خدا ان لڑکیوں کو وہ جہاں بھی تھیں یا جہاں بھی جاتی تھیں سب جگہ برکت دے رہا تھا۔ کچھ دنوں کے دعائیہ کیمپ کے بعد ہی راولپنڈی کے علاقے میں لوگ دھڑا دھڑ مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرنے لگے۔

سینکڑوں کی تعداد میں لوگ توبہ کر رہے تھے اور ایماندار بہت مضبوط ہو رہے تھے اس طرح چین میں پاسٹر ڈِنگ لی نے 1100 طلباء کی فہرست پاس رکھتے تھے جن کے لیے وہ روزانہ شفاعت کیا کرتے۔ ان میں سے سینکڑوں نے مسیح کو نجات دہندہ قبول کیا اور اور ان ہی کی دعاؤں کے وسیلے سینکڑوں نے مختلف طریقوں سے خدا کی خدمت گزاری کا کام کیا اور لاکھوں کی تعداد میں روحوں کو جیتنے کا وسیلہ بن گئے۔ دعاؤں کے نتیجے میں برکات کے بارے میں بہت سی حیران کرنے والی اور متاثر کن گواہیوں کو یہاں شامل کرنا نہایت آسان ہے۔ لیکن شاید مجھے اور آپ کو اس سے زیادہ کی ضرورت ہے اور وہ یہ کہ میری اور آپ کی گواہی دی جائے یعنی برکات کی گواہی، دعاؤں کے نتیجے میں برسنے والی برکات کی گواہی دی جائے۔ اور وہ کب ممکن ہے؟ جب ہم سمجھ جائیں گے کہ خدا چاہتا ہے کہ میں دعائیں مانگوں۔ اور خدا چاہتا ہے کہ آپ دعائیں مانگیں؟ لوگ کہتے تھے کہ ''انگلینڈ میں جو بھی برکات ہے اسے حاصل کرلو۔'' نہیں! ہمیں یہ مانگنا ہے کہ ''مسیح میں

جو بھی برکت ہے اسے حاصل کرلو۔'' کیونکہ لکھا ہے کہ، ''ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اورباپ کی حمد ہو جس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحانی برکت بخشی۔'' (اِفسیوں 3:1)

خدا کا وسیع وعریض ذخیرہ خانہ برکات سے پر ہے اور دعا ہی اس کی کنجی ہے اور ایمان اس کنجی کو گھمانے والا ہاتھ اور مل کر یہ دونوں خدا کی برکات حاصل کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ خدا کو دیکھیں گے لیکن خدا کو دیکھنے کے لیے سچے دل سے مانگیں یعنی دعا مانگیں تو خدا کو ضرور دیکھیں گے۔ میرے عزیز! اب پھر ہم اس نہج پر پہنچ گئے ہیں جہاں سے چلے تھے کہ ہم اپنے تمام ماضی کی ناکامیوں، کمزوریوں، ناکارہ پن، سست روی، کاہلی، اور خدمت میں بے پھل ہونے کو بدل سکتے ہیں، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، لیکن اس کے لیے ہمیں دعا کو اس کا درست مقام دینا ہوگا۔ آپ کو آج ہی ایسا کرنا ہوگا۔ اس کے لیے مناسب وقت کا کبھی انتظار مت کریں ابھی دعا مانگیں اس سارے معاملے کا دارومدار صرف آپ کے فیصلے پر ہے۔ کیونکہ ہمارا خدا زبردست خدا ہے اور اس کی زبردست خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ اس نے دعا میں ایمان کے ساتھ مانگی ہوئی ہر چیز دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ یعنی سچے دل اور پورے دل سے مانگی ہر دعا قبول ہوتی ہے وہ کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ لیکن کیا ہم اس کے وعدے پر عمل کرنے کے لیے تیار ہیں؟ جب مسیح ہمارے لیے آسمان پر موجود ہے، وہ ہمارا منجی، مالک اور بادشاہ ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ ہمارے لیے شفاعت کرنے کے لیے موجود ہے یعنی ہمارے لیے دعائیں مانگ رہا ہے۔ تو کیا وہ ہماری بے اعتقادی پر حیران ہو رہا ہے یا ہمارے مضبوط ایمان پر تعجب کر رہا ہے؟ ''میں نے ایسا ایمان پورے اسرائیل میں نہیں پایا۔۔۔'' (متی 10:8) جب ایسا ہوگا تب ہی ''مفلوج''، ''طاقت'' پکڑے گا اور اٹھ کھڑا ہوگا۔ کیا ہمارا خداوند زمین پر ''آگ بھڑکانے'' نہیں آیا تھا؟ کیا ہمیں وہ اگن لگ چکی ہے؟ یا ابھی ہم منتظر ہیں؟ یا کیا خدا صرف ان بچیوں کو ہی استعمال کرسکتا ہے؟ کیا صرف ان ہی کو وہ اگن لگی ہوئی تھی؟ کیا وہ صرف ان سے ہی پیار کرتا تھا؟ لیکن خدا تو کسی کا طرف دار نہیں! وہ صرف ان کا ساتھ دیتا ہے جو سچائی اور فروتنی سے اس کے حضور جھکتے اور اس کے دیدار کے طلبگار ہوتے ہیں۔ اور جو یہ کہتے ہیں کہ ''زندہ رہنا میرے لیے مسیح ہے'' (فلپیوں 21:1) کیا خدا ہمارے

لیے بھی اپنی قدرت کا اِظہار کرے گا؟ کیا وہ ہمارے وسیلے اپنی قدرت کا اِظہار کرے گا؟ ہم نے جان ہائیڈ (دعائیہ ہائیڈ) کے بارے میں سنا ہوگا یا پڑھا ہوگا۔ اس کی شفاعت نے حالات تبدیل کردے۔ لوگ گواہی دیتے ہیں کہ جب جان ہائیڈ دعا مانگتا تھا تو ان کے دل میں ہلچل پیدا ہوجاتی تھی۔ جب وہ صرف یسوع! یسوع! یسوع! ہی پکارتا تو ہمارے دلوں کو پیار اور الٰہی قدرت کا جیسے بپتسمہ سا ملنا شروع ہوجاتا۔ لیکن کیا یہ سب جان ہائیڈ کرتا تھا یہ کام تو جان ہائیڈ کا نہیں تھا۔ بلکہ پاک روح کام کررہا تھا۔ خدائے پاک روح نے جان ہائیڈ کو پاک کرکے استعمال کیا تھا۔ اور اس کی وجہ سے روح القدوس لوگوں کی زندگیوں میں کام کرتا تھا۔ میرے عزیزو کیا ہم جان ہائیڈ کی طرح دعائیہ ہائیڈ نہیں بن سکتے؟ کوئی یہ اعتراض اٹھا سکتا ہے کہ اسے دعا مانگنے کی خاص نعمت ملی ہوئی تھی! بہت خوب! لیکن اسے یہ خاص نعمت کیسے ملی تھی؟ یہ سب دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ آپ کو اس کی زندگی کی حقیقت بتاتا ہوں جو اس کی اپنی زبانی ہے وہ کہتا ہے کہ، ''میرے باپ کا ایک دوست تھا جس کی شدید خواہش تھی کہ وہ ہندوستان میں بطور مشنری خدمت کے لیے جائے مگر اسے اجازت نہ ملی۔ میں (جان ہائیڈ) ان دنوں ہندوستان جانے کے لیے بحری جہاز میں سفر کررہا تھا اور جب جہاز نیویارک کی بندرگاہ پر رُکا تو مجھے میرے باپ کے دوست کا خط ملا جو مجھے لکھا گیا تھا۔ خط میں زیادہ باتیں نہیں تھیں مگر چند جملوں میں جو بات کہی گئی تھی وہ یہ تھی کہ 'پیارے جان، میں تمہارے لیے اس وقت تک دعا مانگتا رہوں گا جب تک تم پاک روح سے معمور نہ ہوجاؤ' جب میں نے یہ پڑھا تو مجھے شدید غصہ آیا اور میں نے وہ خط عرشے پر پھینک دیا۔ ''کیا یہ محترم سوچتے ہیں کہ میں نے اب تک روح القدوس کا بپتسمہ نہیں پایا اور میں بغیر اس ہتھیار کے ہندوستان جارہا ہوں؟'' مجھے شدید غصہ آرہا تھا لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا جارہا تھا مجھے بے چینی ہورہی تھی۔ میں نے جاکر خط دوبارہ اٹھایا اور پھر اس کو پڑھا۔ شاید مجھے اس چیز کی ضرورت نہیں جو مجھے ملی نہیں۔ میں عرشے پر ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا، میرے دل میں ایک کشمکش جاری تھی، اور میں بہت بے چین ہوچکا تھا۔ میں اپنے والد کے دوست سے بہت پیار کرتا تھا ان کی پاک زندگی سے خوب واقف تھا اور میرے دل کی گہرائی میں کہیں یہ بات محسوس ہورہی تھی کہ انہوں نے ٹھیک ہی لکھا ہے اور میں مشنری ہونے کے لائق نہیں تھا۔۔۔ یہ

صورتحال تین دن تک جاری رہی جب تک کہ میں مکمل طور پر ٹوٹ نہ گیا۔ پھر میں نے اپنی اس شکستہ دِلی کی حالت میں خط کو پکارا کہ مجھے روح القدوس سے بھر دے اور جیسے ہی میں نے یہ درخواست کی تجھے اپنا آپ نظر آنے لگا کہ میرے دل کے خیالات کتنے خود غرضانہ ہیں۔'' آپ نے دیکھا کہ وہ بھی ہم سے کسی ایک مسیحی کی مانند تھا۔ وہ بالکل عام شخص تھا اور ابھی تک اسے برکت نہیں ملی تھی۔ وہ جب ہندوستان پہنچا تو ایک مشنری ساتھی کے ساتھ ایک جگہ خدمت کے لیے گئے۔ وہاں لوگ جمع تھے تو دوسرے مشنری نے اس سے کہا کہ آج بھائی جان ہائیڈ کہتے ہیں کہ جب میں نے کلام سنا لیا تو ایک معزز سا شخص جو بہت اچھی انگریزی بول رہا تھا، کہنے لگا کہ آپ نے مسیح کے نجات دہندہ ہونے کے بارے میں کلام سنایا کیا آپ خود گناہوں سے نجات پا چکے ہیں؟ وہ سوال میرے دل پر ہتھوڑے کی مانند پڑا، کیونکہ سوال مجھ سے پوچھا گیا تھا اور اقرار کیے بغیر چارہ نہیں تھا کہ میں نے ابھی پورے طور پر اپنے گناہوں سے چھٹکارا نہیں پایا تھا کیوں کہ ایک خاص گناہ ابھی بھی میری زندگی میں تھا۔ اس لیے میں نے انتہائی شرمندگی محسوس کی کہ میں نے اگر اقرار کیا تو مسیح جس کی منادی میں کر رہا ہوں اس کی بے عزتی ہوگی کہ وہ مجھے گناہوں سے نہیں چھڑا سکا، جب کہ میں دنیا کو یہ بتاتا پھر رہا ہوں کہ وہ کامل نجات دہندہ ہے۔ اس لیے میں خاموش ہی رہا اور واپس آ کر اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیا اور گھٹنوں کے بل ہو کر خداوند سے درخواست کرنے لگا کہ خداوند میرے لیے آسانی پیدا کر کہ مجھے اپنے تمام گناہوں پر غلبہ حاصل ہو خاص طور پر اس ایک گناہ پر جو مجھے پریشان رکھتا تھا، یا پھر میں واپس امریکہ چلا جاؤں اور کوئی الگ کاروبار یا نوکری شروع کر لوں! میں نے کہا کہ میں انجیل کی منادی اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک کہ میری ذاتی زندگی میں انجیل کی قدرت کی گواہی موجود نہ ہو۔ تب خداوند نے مجھے یقین دہانی کرائی کہ وہ مجھے میرے تمام گناہوں سے چھٹکارا دے گا۔ اور پھر اس نے واقعی مجھے گناہوں سے چھڑا لیا اور تب سے مجھے اس بارے میں ذرا سا شک بھی نہیں ہوا۔'' تب یہ تبدیلی رونما ہوئی اور جان ہائیڈ یوں دعائیہ ہائیڈ بنا۔ میرے عزیزو یہ بات بات تب ہی ممکن ہوگی جب ہم بھی مکمل طور پر اپنے آپ کو خدا کے تابع کرتے ہوئے خدا سے فریاد کریں گے کہ وہ مکمل طور پر ہمیں گناہ سے چھڑا لے تب ہی ہم بھی موثر دعا مانگنے والے افراد بن سکیں گے۔

یہاں ایک خاص نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے وہ یہ کہ ایک نامعلوم شخص کے شفاعت کرنے سے جان ہائیڈ دعائیہ ہائیڈ بن سکا۔ اس دعا مانگنے والے نامعلوم مشنری کے نام سے بہت کم لوگ واقف ہیں جب کہ جان ہائیڈ پر اس کی دعا کے وسیلے ایسی برکت اتری کہ ہزاروں، لاکھوں افراد نے دعائیہ ہائیڈ کے وسیلے برکت پائی اور برکت پا رہے ہیں اور کروڑوں لوگ اسے دعائیہ ہائیڈ کے نام سے جانتے ہیں۔

کیا کچھ دیر قبل یہ سوال دل میں نہیں آیا تھا کہ میں دعائیہ ہائیڈ بننے کا سوچ بھی کیسے سکتا ہوں؟ شاید ہم سب اُتنی لمبی دعائیں نہ مانگ سکیں کسی کمزوری یا بیماری کی وجہ سے لیکن ہم سب اس کی طرح دعائیہ روح تو رکھ سکتے ہیں! اور ہم سب دعائیہ ہائیڈ کے لیے دعا مانگنے والے دوست کی مانند دعا تو مانگ سکتے ہیں؟ ہوسکتا ہے بہت سے دعائیہ ہائیڈ بننے والے آپ کی دعاؤں کے منتظر ہوں؟ کیا آپ اپنے دوست، اپنے خاندان، اپنے پاسبان، اپنی کلیسیا کے ایک ایک فرد کے لیے دعا نہیں مانگ سکتے کہ خدا ان کو برکت دے جیسے جان ہائیڈ کو برکت ملی۔ کیا ہم یہ خدمت نہیں کر سکتے ؟ لیکن ایسا کرنے کے لیے ہمیں مکمل طور پر تابع داری اختیار کرنا ہوگی جیسے جان ہائیڈ نے کی۔ کیا ہم نے ایسا کر لیا ہے؟ دعا نہ کر پانے کی سب سے بڑی وجہ دل میں کسی بھی طرح کی برائی کا ہونا ہے۔ صرف ''پاک دل'' ہی خدا کو دیکھ سکیں گے۔ اور "جو پاك دل كے ساتھ خداوند سے دعا كرتے ہیں۔" (۲۔تیمتھیس 22:2) وہی خداوند سے دعاؤں کا جواب بھی پاتے ہیں۔ کیسی بیداری اور کیسی زبردست برکات نازل ہوں گی جب ہم سب جو یہ کتاب پڑھ رہے ہیں وہ خداوند سے پاک روح کی معموری مانگیں! کیونکہ اوپر کی گئی باتیں واضح کر رہی ہیں کہ خدا کس حد تک چاہتا ہے کہ ہم سب دعا مانگیں؟ کیا آپ جان گئے ہیں کہ کیوں ہر ایک چیز کا دارومدار ہمارے خدا نے دعا پر رکھا ہے؟ ویسے تو کئی وجوہات ہوسکتی ہیں لیکن ایک خاص وجہ بہت واضح اور غیر معمولی ہے اور وہ یہ ہے کہ: جب ہم خدا سے دعا مانگیں اور جواب نہ ملے تو سمجھ لیجئے کہ آپ میں کوئی غلطی ہے۔ جس جس دعا کا جواب نہ ملے وہ خود میں ایک واضح بلاہٹ ہے کہ آپ اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھیں کہ اس میں کون سی برائی چھپی ہے۔ کیونکہ خدا کا وعدہ اس سلسلے میں مکمل طور پر لاتبدیل اور واضح ہے کہ، "اگر تم میرے نام سے مجھ سے کچھ مانگو گے تو میں

تمہارے لیے وہی کروں گا۔" (یوحنا14:14)

کیوں کہ جو دعا مانگتا ہے وہ خدا کا امتحان نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی دعائیہ زندگی کا امتحان کرتا ہے! اس لیے میں یہ ہر روز دعا مانگتا ہوں کہ اے خداوند یسوع مجھے اپنی نزدیکی عطا کرتا کہ روز بروز میں تیرے نزدیک ہوتا جاؤں۔ اور مجھے سکھا کہ میں تیری نزدیکی میں کیسے بڑھتا جاؤں؟

کلام خدا کے وسیلے الٰہی تسلی ملتی ہے۔اس لئے بے شمار افراد اس کے قیمتی ہونے کی گواہی دیں گے!"ہر طرح کی تسلی کا خدا ہے۔" (۲۔کرنتھیوں 3:1)وہی اس کلام میں بولتا ہے اور کوئی لفظ ایسا نہیں جو کلام خدا کی برابری کر سکے۔کوئی دکھ،کوئی غم، کوئی ذہنی ابتری، یا دلی اداسی ایسی نہیں جس کے لئے تسلی کلامِ خدا میں موجود نہ ہو۔آپ کے دل و دماغ کی تسلی اور مدد کے لئے کلام خدا سکون بخش آواز اور غمگسار ساتھی کی مانند ہے۔ اس لئے "صحائف کی تسلی" سے آپ کی امید بندھ جائے گی (رومیوں4:15) کہ خدا نے آپ کو مشکل کے وقت تنہا نہیں چھوڑا بلکہ وہ آپ کو اس دوران سنبھالے گا، مشکل سے نکالے گا اور اسی کے ذریعے آپ کی تقدیس کرتا جائے گا۔تاکہ اس کے عظیم اور قیمتی نام کی حمد ہو اور اس کا لامتناہی جلال ظاہر ہو۔کلامِ خدا دکھ سہنے والوں کی کتاب ہے۔خدا اس مقدس کتاب کے ہر صفحے کے وسیلے آپ کے دکھی اور پریشان دل سے کلام کرے گا اور ایک ماں کی طرح تسلی،محبت،نرمی،اور شفقت دکھائے گا،"جس طرح ماں اپنے بیٹے کو دلاسا دیتی ہے اسی طرح میں تم کو دلاسا دوں گا۔"(یسعیاہ13:66)۔

چوتھا باب: نِشان مانگنا

Asking For Signs

کیا خدا واقعی دعاؤں کا جواب دیتا ہے؟ یہ سوال اکثر لوگ کرتے رہتے ہیں یا زیادہ تر لوگوں کے دلوں میں چھپا رہتا ہے۔ کیا دعا واقعی میں کارآمد ہے؟ ہمارے لوگ تو طرح طرح کی بہانے بازی کرتے رہتے ہیں کہ دعا نہ مانگیں لیکن بت پرست اور دیگر اقوام اپنے دکھ درد میں اپنے کسی نہ کسی معبود کو پکارتے رہتے ہیں۔تو پھر مسیحی اپنے زندہ خدا کو کیوں نہیں؟ پھر ہمارے ذہنوں میں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم خدا کا امتحان کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب کلامِ خدا میں واضح لکھا ہے کہ "خداوند سے ڈرنے والو--- آزما کر دیکھو خداوند کیسا مہربان ہے" جی ہاں زبور 34 میں یہی لکھا ہے۔ دعا نہ مانگنے کی ایک بڑی وجہ ایمان کا فقدان ہے یعنی خدا پر بھروسے کا نہ ہونا کہ وہ دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ اور بغیر ایمان کے خدا کو پسند آنا ممکن نہیں اور یوں دعا بھی بے کار ہو جاتی ہے۔ جب ہم اس بات کو دل سے مان لیتے ہیں تو پھر یقیناً ہمارے دل ایمان سے بھر جاتے اور ہم نشان مانگتے ہیں۔یعنی خدا کا امتحان کرتے ہیں۔کیا واقعی یہ خدا کا امتحان ہے؟ ہرگز

نہیں میرے عزیز بھائیو اور بہنو! بلکہ یہ ہمارے ایمان کا امتحان ہوتا ہے۔ خدا پر ہمارے یقین کا امتحان ہوتا ہے۔ خدا ہماری دعائیں چاہتا ہے، ہماری دعاؤں کی قدر کرتا ہے، اور انہیں غور سے سنتا ہے۔ آپ نے جدعون کا حال تو سنا ہوگا کہ خدا نے کیسے اس کی دعا کو سنا کیونکہ وہ ہمارے ایمان کی قدر کرتا ہے۔ وہ ہماری معمولی سی بات کا بھی خیال رکھتا ہے۔ وہ ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم اسے آزمائیں حالانکہ اس نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ ہماری دعائیں سنے گا۔ یہ بات ہمارے لیے انتہائی تسلی بخش ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ جدعون خدا سے کیا کہتا ہے۔ ''اگر تو اپنے قول کے مطابق میرے ہاتھ کے وسیلہ سے بنی اسرائیل کو رہائی دینا چاہتا ہے، تو دیکھ میں بھیڑ کی اُون کھلیہاں میں رکھ دوں گا سو اگر اوس فقط اُون ہی پر پڑے اور آس پاس کی زمین سب سوکھی رہے تو میں جان لوں گا کہ تو اپنے قول کے مطابق بنی اسرائیل کو میرے ہاتھوں کے وسیلہ سے رہائی بخشے گا۔ اور پھر اگلی صبح اس نے اُون نچوڑی تو پیالہ بھر پانی نکلا۔ جدعون کی پھر بھی تسلی نہیں ہوئی! اس نے خدا کا امتحان کرنے کی جرأت کی۔ اس نے درخواست کی کہ اب کی بار صرف اُون خشک رہے اور باقی زمین گیلی ہو جائے۔ سو'' خدا نے اس رات ایسا ہی کیا۔'' (قضاۃ 40:6)۔

یہ کیسا زبردست معاملہ ہے کہ قادرِ مطلق خدا ایک ہچکچاتے ہوئے شخص کی بات سن رہا ہے اور اس کے کہنے کے مطابق عمل بھی کر رہا ہے! ہماری تو سانس رک گئی ہے کہ آدمی ایسی جرأت بھی کر سکتا ہے۔ یقیناً اس واقعے میں اور بھی بہت کچھ سیکھنے کے لیے ہے۔ جدعون نے بلا شک وشبہ اپنے آپ کو اس ''اُون سے تشبیہ دی تھی۔ خدا نے اسے روح القدوس سے معمور کیا تھا اور اس نے جان لیا کہ جیسے خدا نے صرف اُون کو بھگویا ہے ویسے ہی اسے دوسروں سے الگ کیا ہے۔ لیکن وہ پھر بھی گھبرایا ہوا تھا کہ میں اس بڑے کام کے اہل نہیں ہوں۔ میں ہر گز نہیں بلکہ خدا ہی یہ سب کر سکتا ہے! اس لیے کہتا ہے کہ اے خدا اس بار اُون کو خشک رکھنا، یعنی کیا تو اب کام نہیں کر سکتا؟ کیونکہ مجھے تو اپنے اندر کسی قسم کی مافوق الفطرت قوت محسوس نہیں ہو رہی کیونکہ میں تو اپنے آپ کو اس خشک اُون کی مانند محسوس کر رہا ہوں اور تو پھر بھی مجھے اسرائیل کی رہائی کے لیے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ آپ اس کے الفاظ پر غور کریں ''تیرا غصہ مجھ پر نہ بھڑکے۔'' اور خدا نے ویسا ہی کیا جیسا اس نے مانگا

تھا۔ جی ہاں! خدا نے ویسا ہی کیا جیسا جدعون نے مانگا تھا۔ واقعے میں بہت کچھ ہے ہمارے سیکھنے کے لیے، کیا ہمارے معاملے میں بھی ایسا ہی نہیں ہے؟ شیطان ہمارے دلوں کو اکثر یقین دلانے کی کوشش کرتا ہے کہ ہماری دعائیں ہماری روحانی زندگی میں ''خشکی'' کی وجہ سے نہیں سنی جائیں گی۔ لیکن دعاؤں کا جواب ہمارے جذبات، احساسات پر منحصر نہیں بلکہ اس کی بنیا وعدہ کرنے والے خداوند خدا پر ہے۔

اب جدعون کا طریقہ ہمارے لیے ہرگز نہیں ہے بلکہ ہمارے لیے ہمارا طریقہ کار ہے کہ ہم جدعون کی طرح **جھجھکنے** والے نہ بنیں بلکہ خدا پر بھروسہ کرنے والے بنیں۔ خدا پر شک کرنے والے نہ بنیں بلکہ ایمان رکھنے اور یقین کرنے والے بنیں۔ کیونکہ یہی ہمارا صحیح طریقہ ہے کہ ہم خدا سے مانگیں اور شک نہ کریں۔ کلامِ خدا میں جدعون کی مثال ہمیں بہت حوصلہ دے رہی ہے کہ ہم خدا سے کھلے دل سے مانگ سکتے ہیں لیکن کیا کلامِ خدا میں صرف جدعون کی ہی مثال ہے جس نے خدا کو آزمایا یا اس کا امتحان کیا؟ لیکن ہمیں ایک اور حیران کن مثال پطرس کی ملتی ہے جس نے گلیل کی جھیل (سمندر) پر خداوند یسوع کو آزمایا۔ اس نے کہا خداوند مجھے بھی پانی پر چلنے دے، یعنی اس کے کہنے کا مقصد لگتا ہے کہ خداوند اگر تو پانی پر چل سکتا ہے تو مجھے بھی چلنے دے۔ اور خداوند نے کہا ''آ'' اور پطرس ''پانی پر چلا'' (متی 29:28:14) لیکن پطرس کے اس شکی ایمان نے اسے ناکام کیا یعنی ''کم اعتقادی'' (آیت 31) یاد رکھیں کہ ''خداوند یسوع نے اسے پانی پر چلنے سے منع نہیں کیا۔ بلکہ ''خداوند نے اسے شک کرنے پر ڈانٹا۔'' کیا ایسا نہیں ہوا؟ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خدا کو آزمانا کوئی اچھی بات نہیں۔ اس لیے ہم صرف خداوند کے وعدوں پر جو دعا کے بارے میں ہیں ان پر بھروسہ کریں اور اس سے دعائیں مانگیں کیا خداوند نے وعدہ نہیں کیا کہ، ''پوری دَہ یکی ذخیرہ خانہ میں لائو تا کہ میرے گھر میں خوراک ہو اور اسی سے میرا امتحان کرو رب الافواج فرماتا ہے کہ میں تم پر آسمان کے دریچوں کو کھول کر برکت برساتا ہوں کہ نہیں یہاں تک کہ تمہارے پاس اس کے لیے جگہ نہ رہے۔'' (ملاکی 10:3)۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ خداوند نے خود فرمایا کہ میرا امتحان کرو، آزما کر دیکھو۔ یعنی جب آپ دعائیں مانگیں گے تو پھر بھی آسمان کے دریچے کھل جائیں گے اور کثرت کی برکات برسیں گی۔ اس سے یہ

بات بھی ثابت ہورہی ہے کہ ہم خدا کی برکات حاصل کریں اور پھر اسے آزمانے کی کوشش نہ کریں۔ خاص طور پر جب دعا کو جواب نہ مل رہا ہوتو خدا کو آزمانے کے بجائے اپنی دعا کو آزمائیں کہ اس میں کہاں مسئلہ ہے؟ تاکہ خدا آپ کو دعا کا جواب دے۔ ہر مسیحی یہ سوچے کہ اس نے اپنی دعا کو کب آزمایا تھا؟ اس نے کب حقیقی دعا خدا کے حضور پیش کی تھی؟ بیماریوں سے شفاء، لوگوں پر برکات، میٹنگ پر، پروگرام پر برکت کے لیے ہم بہت سی دعائیں مانگتے ہیں مگر کیا ان لوگوں کے لیے دعائیں مانگی ہیں جو خدا سے دور ہیں؟ جو خدا سے واقف نہیں، جو نجات سے واقف نہیں جنہوں نے توبہ نہیں کی، جو دوسرے معبودوں کو پُوجتے ہیں؟ کیا ایسے افراد، ایسی اقوام کے لیے خدا سے دعا مانگی ہے؟ کہ خدا معجزانہ طور پر ان کی زندگی میں کام کرے۔ جب ہماری دعا کا جواب ملتا ہے تو ہم سوچنے لگتے ہیں کہ ہم دوسروں سے بہتر ہوگئے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ ہم نے خدا کی بات کو سمجھ لیا اور اس پر عمل کرنے والے ہوگئے ہیں۔ لیکن زیادہ تر مسیحی خدا کو موقع نہیں دیتے کہ وہ ان کے لیے اپنا قوی بازو دکھائے۔ اس کی بڑی وجہ صبح و شام ورزش کی طرح رٹی رٹائی دعا مانگنے سے ہوتا ہے۔ یعنی جب ہم دعا کو رٹے رٹائے انداز میں دہرائیں گے تو خدا ہماری دعائیں نہیں سنتا کیونکہ وہ دل سے نہیں نکل رہی اس کے علاوہ ایک اور نقطہ ہے کہ دعا کے دوران کیا آپ کو کبھی یقین ہوا کہ آپ کی دعا سنی گئی ہے؟ آپ دعائیہ لوگوں کی زندگی کی گواہیاں سنیں یا پڑھیں تو پتہ چلتا ہے کہ اکثر وہ کہتے کہ انہیں مکمل یقین ہوتا ہے کہ ان کی دعا کا جواب ضرور ملے گا اسی لیے وہ دعا میں ٹھہرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہیں وہ چیز پہلے ہی سے مل گئی ہے جس کے لیے انہوں نے دعا مانگنی ہے۔ ایک دعائیہ سورما کہتا ہے کہ اس کا دل تسلی و اطمینان سے بھر گیا اس لیے اسے یقین ہوگیا کہ اس کی دعا قبول ہوچکی ہے اور جواب ضرور ملے گا۔ اس لیے اس نے خدا کی شکرگزاری کہ خدا نے اس کی دعا سن لی ہے۔ اور اسے یقینی جواب ملا! ہمارے خداوند نے ہمیں ایسی ہی یقین دہانی کرائی ہے کیونکہ وہ خوش بھی اسی یقین اور اعتماد کے ساتھ دعا مانگتا ہے ہمیں بھی یقین رکھنے کی کوشش کرنا ہے کہ جیسے خداوند یسوع نے خدا ہوتے ہوئے بھی زمینی خدمت کے دوران پاک روح پر مکمل بھروسہ کیا ویسے ہی ہمیں بھی اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پاک روح پر مکمل بھروسہ کرنا ہے اور دعا

مانگتے رہنا ہے۔ جب خداوند یسوع نے لعزر کو زندہ کیا اس سے پہلے وہ اس کی قبر کے بالکل سامنے کھڑا تھا اس نے مردہ کو باہر بلانے سے پہلے کہا، "اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تونے میری سن لی اور مجھے تو معلوم تھا کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے۔ مگر ان لوگوں کے باعث۔۔ میں نے یہ کہا تا کہ وہ ایمان لائیں۔۔۔" (یوحنا 11:41-42)۔ آپ نے جان لیا کہ یسوع نے شکر گزاری کیوں کی؟ تا کہ لوگ ایمان لائیں۔ میرے اور آپ کے ایمان لانے کے لیے یسوع نے یہ کہا۔ اگر مسیح ہمارے ساتھ ہے اور ہم ایمان رکھتے ہیں اور روح القدوس ہمارے لیے آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کر رہا ہے تو ہمیں بھی "روح القدوس میں دعا کرتے رہنے" کی ضرورت ہے (یہوداہ 20) اور یقین رکھنا ہے کہ باپ ہماری سنتا ہے۔ اور پھر ہمارے اردگرد لوگ بھی جان جائیں گے کہ باپ نے ہمیں بھیجا ہے۔ میرے عزیزو! خدا نے ہمارے لیے آسانی فراہم کی ہے۔ اس نے ہم سے وعدے کیے ہیں اور وہ صادق القول ہے وہ ہمارے لیے وعدے ضرور پورے کرے گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم تیار ہیں کہ ہم دعا مانگنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں۔ اب کون سی چیز ہمیں دعا مانگنے سے روک سکتی ہے؟

تمام تاریخِ اِنسانی میں اخلاقی معیار یکساں نہیں رہے وہ بہت سے نشیب و فراز کا شکار رہے ہیں۔ امریکہ کا قدیم کالونی نظام آج کے معاشرے سے بالکل مختلف تھا۔ آج سرعام گناہ کی صورتحال پچاس سال پہلے امریکہ کے اخلاقی معیار کے بالکل برعکس ہے۔ گناہ کے اس اتار چڑھاؤ کی بنیادی وجہ معاشرے میں بائبل مقدس کی اہمیت کے درجے پر مبنی ہے۔ جو لوگ بائبل مقدس سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ گناہ کے متعلق بہت کچھ بیان کرتی ہے، اور ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بائبل مقدس دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو گناہ کے متعلق سب سے زیادہ بیان کرتی ہے۔ لیکن بائبل مقدس گناہ کے خلاف بیان دیتی ہے اِس لئے گناہ سے پیار کرنے والی دنیا کو یہ کتاب پسند نہیں۔ یہ صِرف ان لوگوں میں مقبول ہے جو اپنے گُناہوں پر پچھتاتے اور اُن سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں اور ایسے لوگوں میں بھی جو خُدا کے ساتھ نئے سرے سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔